حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

مؤلف:

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم

ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

ناشر:

اشرف پبلیکیشنز، درگاہ عالیہ اشرفیہ

نام کتاب	:	حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام
مؤلف	:	ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی
صفحات	:	۱۱۲
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	
ڈیزائننگ رکمپوزنگ	:	محمد ابراہیم اشرفی رمحمد اجواد عطاری
تاریخ اشاعت	:	
ناشر	:	اشرف پبلیکیشنز، درگاہ عالیہ اشرفیہ
ملنے کا پتہ	:	درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

www.ashrafia.net

فہرست

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

نبیرۂ صدر الشریعہ خطیب و امام نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحۡسَانِہٖ !

حضرت مخدوم و محترم ڈاکٹر علامہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ نے ایک عظیم المرتبت ہستی سلطان اولیاء حضرت سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر کتاب تصنیف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کتاب میں نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ حضور پیرانِ پیر کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو موتیوں کی مالا کی مانند یکجا فرمایا فی زمانہ مادیت پرستی کے اس دور میں جہاں بد عقیدگی کو معاشرے میں پھیلایا جا رہا ہے اور اولیاء اللہ کی سیرت پر غبار ڈالنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے اور حقیقی آستانوں اور خانقاہوں جہاں سے دین کی روشنی حقیقی معنوں میں پھوٹ رہی ہے۔ اس سے لوگوں کو دور کرنے کی مذموم کوششیں کی جارہی ہیں۔ ایسے پُرفتن وقت میں ایسی تصنیف کی مسلمانوں کو اشد ضرورت ہے جس کے ذریعہ سے حقانیت کا پرچار ہو۔ درحقیقت اولیاء اللہ نے اپنی زندگیوں کو فقط ترویج دین اور تبلیغ دین کے لیے وقف کر دیا اور خود حضرت ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی صاحب اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شب و روز درگاہ عالیہ اشرفیہ، کراچی سے دین کی ترویج و اشاعت میں کوشاں ہیں۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی کڑی ہے اللہ تعالیٰ اس سعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور مسلمانوں

کے لیے اسے نافع بنائے اور قبلہ پیر صاحب کو اسی طرح خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو مخلوقِ خدا پر عام فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

طالبِ دعا
محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی اشرفی

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفیٰ سنہ ۶۳۴ھ مہرولی)

قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلین
دستگیر ہمہ ہا حضرتِ غوث الثقلین
خاک پائے تو بود روشنی اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلین

تاثرات

حضرت علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر فرید الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہِ قادریہ علیمیہ (قادری مسجد، سولجر بازار، کراچی)

سلطان اولیاء حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ محتاج تعارف نہیں۔ اولیائے کبار میں آپ کے مقام ومرتبہ کی فوقیت و برتری کو ہر روحانی سلسلہ کے پیشوا نے تسلیم کیا ہے کسی بھی صوفی وولی، غوث وقطب، پیرومرشد کی پہچان اور کسوٹی ہی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات وصفات کو تسلیم کرنا ہے۔

بڑے بڑے علماء واولیاء اللہ نے اپنے اپنے انداز میں حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ عربی و فارسی اور اردو زبان میں نظم ونثر میں آپ کے حالات و واقعات کو قلمبند فرمایا ہے۔ سلسلۂ اشرفیہ کے جلیل القدر شیخ محترم جناب ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی دامت برکاتہم العالیہ نے بھی منفرد انداز میں اپنے گراں قدر مقالہ ''**حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام**'' میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت شریفہ سے لے کر آپ کے حسب ونسب، تحصیلِ علم اور آپ کی ریاضات و مجاہدات وکرامات اور تصنیفات کا احاطہ فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی اولاد واجداد اور شیوخ کی تفصیلات بھی تحریر فرمائیں ہیں۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زریں ملفوظات ومواعظِ حسنہ کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ مقالہ کے موضوعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب قارئین کے لیے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سوانح وفضائل میں ایک منفرد اضافہ ثابت ہوگی اور

پڑھنے والے حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی دینی وعلمی خدمات سے بخوبی واقفیت حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور سلسلۂ اشرفیہ کو آپ کی ذاتِ پاک سے فروغ عطا فرمائے۔ آمین۔

طالبِ دعا

صاحبزادہ فریدالدین قادری

قادری مسجد خانقاہ قادریہ علیمیہ

سولجر بازار، کراچی

دستگیر رضی اللہ عنہ

حضرت مخدوم علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں

ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقان

درہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

اظہارِ خیال

حضرت پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ

محترم المقام جناب سجادہ نشین درگاہ سلسلہ عالیہ اشرفیہ، فردوس کالونی، کراچی حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر ابوالمکرّم سید محمد اشرف جیلانی اشرفی زید مجدہٗ نے مدینہ یونیورسٹی، فیصل آباد میں ''سیمینار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ'' میں اپنا پیش کردہ مقالہ بعنوان ''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام'' پڑھا تھا جو بعد میں مجموعہ مقالات سیمینا ر غوث الاعظم کے حصہ دوم میں اگست ۲۰۰۶ء میں ص ۶۷ تا ۸۶ شائع ہوا تھا۔ اب اسی مقالے کو ڈاکٹر صاحب نے ایک کتابی شکل دے دی ہے اور یہ کتاب ۱۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر صاحب خود نسلاً قادری ہیں یعنی آپ ۲۸ ویں پشت میں حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے جا ملتے ہیں اسی لیے یہ تحریر کسی اجنبی شخص کی نہیں بلکہ اسی خاندان کے ایک مستند عالم دین اور مذہبی اسکالر کی ہے۔ آپ نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام سے قبل آپ کے تفصیلی احوال بھی قلم بند کیے ہیں۔ خاص کر حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی علم حدیث، علم ادب، علم تصوف کے ساتھ ساتھ ان کی فتاویٰ نویسی کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے جبکہ مرشد گرامی سمیت ان کی اولاد کا ذکرِ خیر تفصیل سے کیا ہے۔

آپ کی تصنیف کا سب سے اہم پہلو آپ کی علمی حیثیت کو اُجاگر کرنا ہے جس کے لیے آپ نے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تصانیف کو تفصیل سے بیان کیا ہے

اور چیدہ چیدہ مقامات پر آپ نے ان کے علمی مقام کو اُجاگر کیا ہے۔ میں آپ کو اس مفید تصنیف پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسی طرح مستقبل میں بھی قلمی کام کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

احقر

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

مدیر ''معارف'' کراچی

گیارہویں شریف کی حقیقت

گیارہویں شریف نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت مؤکدہ، بلکہ کارِ خیر ہے۔ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے اور بزرگانِ دین کا معمول ہے۔ جس کا عامل خیر و برکت حاصل کر لیتا ہے اور نہ کرنے والے پر کچھ مواخذہ نہیں۔

گیارہویں شریف چند اعمالِ خیر کے مجموعہ کا نام ہے تلاوتِ قرآن پاک، درود و سلام بر خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام، وردِ کلمہ طیبہ، اہتمام مجلس ذکر، تقسیم طعام یا شیرینی اور ایصالِ ثواب بارواحِ سائرہ مسلمین بالخصوص محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت غوث الاعظم میراں محی الدین رضی اللہ عنہ۔

یہ تمام اعمال قربِ خداوندی کا ذریعہ اور باعثِ حصولِ خیر و برکات ہیں۔

تقریظ

حضرت مولانا حافظ قاری عبدالرشید نورانی قادری اشرفی مدظلہ العالی

(صدر مجلس علمائے اہلسنت، ہالینڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلى على رسوله الكريم!

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی علمی و روحانی عظمت کو تمام سلاسل طریقت کے بزرگوں نے تسلیم کیا ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے اور طریقت میں بلند مقام پر فائز تھے اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کوئی ولی اس وقت تک ولی نہیں بن سکتا جب تک آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل نہ کرے۔ آپ کی ذات والا صفات ہر لحاظ سے جامع کمالات تھی۔ علم وفضل، تقویٰ و پرہیز گاری، شریعت وطریقت حقیقت ومعرفت غرض یہ کہ ہر لحاظ سے آپ بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ اہل علم نے آپ کی شخصیت پر مختلف جہتوں سے لکھا اور آپ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی اب تک سینکڑوں کتابیں آپ کی شخصیت پر لکھی جا چکی ہیں لیکن زیر نظر کتاب ''**حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام**'' اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ غالباً اس سے قبل اس عنوان سے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

خانوادۂ اشرفیہ کے چشم و چراغ مبلغ اسلام، پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے اس کتاب میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے علمی مقام کو اجاگر کیا ہے اور مستند حوالوں سے آپ کی شخصیت کے اس اہم پہلو پر روشنی

ڈالی ہے۔ڈاکٹر صاحب خود غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں آپ کا سلسلہ نسب اٹھائیسویں پشت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اور اکتالیسویں پشت میں سرورِ کائنات فخر موجودات ﷺ سے ملتا ہے۔آپ مستند عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مقرر اور کئی کتابوں کے مصنف ومؤلف ہیں۔آپ درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی کے سجادہ نشین ہیں، جامع مسجد غوثیہ گلبہار کے خطیب ہیں، مرکزی حلقہ اشرفیہ پاکستان (رجسٹرڈ) کے امیر ہیں، سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کے پرنسپل ہیں، ماہنامہ الاشرف کراچی کے ایڈیٹر ہیں ہر سال ملکی وغیر ملکی تبلیغی دورے فرماتے ہیں۔ریڈیو پاکستان سے آپ کا درس حدیث نمازِ فجر سے قبل نشر کیا جاتا ہے۔ٹی وی ون، کیوٹی وی اور پی ٹی وی سے مختلف پروگرام کرتے ہیں۔ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر مریدین کی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہیں۔ہر مہینے کے تین جمعہ مختلف مساجد میں درسِ قرآن دیتے ہیں اس کے علاوہ روزانہ درگاہ شریف میں بعد نمازِ مغرب تا عشاء مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔زیرِ نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے یہ دوسری مرتبہ اضافے کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور اس کتاب کو عوام وخواص میں مقبولیت عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

احقر العباد

فقیر عبدالرشید نورانی قادری اشرفی

راؤٹرڈیم، ہالینڈ

تقریظ

حضرت علامہ محمد مختار اشرفی صاحب مدظلہ العالی

مدرس جامعۃ النور (نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی)

زیرِ نظر تحریر حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر ابوالمکرّم سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کا تالیف شدہ رسالہ ہے۔ جو مقالہ کی صورت میں آپ نے ۲۰۰۶ء میں مدینہ یونیورسٹی آف فیصل آباد میں پڑھا تھا۔ اب یہ دوبارہ ۲۰۱۸ء میں اضافات کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب کے سلسلے میں کچھ معروضات پیش ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت ولایت و روحانیت میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے اور مشارق و مغارب کی پہنائیاں ان کے جلوہ افروزوں سے منور ہیں سلاسل اربعہ میں اگر دیکھیں تو ہر عالی سلسلہ آپ ہی سے فیض یاب ہے۔

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہی کا دستِ برکت ہے۔ جس نے اسلام کو ایک مثالی شکل میں مریض پا کر نئی حیات بخشی اور محی الدین کے لقب سے معروف ہوئے آپ کی پیدائش کے وقت دنیائے اسلام کی حالت دیکھیں تو عمومی طور پر انحطاط کا دور تھا۔ بظاہر تو اسلامی حکومتیں اُندلس سے ہندوستان تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں مگر سیاسی

ومعاشرتی لحاظ سے انتشار ہر جگہ پایا جاتا تھا۔
علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی کتاب ''المنظم''میں اس وقت کی اسلامی مملکتوں کے حالات لکھے ہیں۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فسق و بدکاری، اخلاقی انحطاط انتہا درجے کو پہنچے ہوئے تھے۔ اُندلس کے امیر عبد الرحمٰن کی اموی حکومت اپنی مرکزی حیثیت کھو چکی تھی۔اس وقت بھی یورپ کی عیسائی حکومتیں مسلمانوں کی حکومتیں ختم کرکے اپنی حکومت کا قیام چاہتیں تھیں۔مصر میں ''دولت خبیثہ''یعنی عبدیہ سلطنت الحادو بے دینی کے نظریات پھیلا رہی تھی۔ بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہو چکا تھا اور وہ عراق وحجاز پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔مشرق وسطی میں دولت عباسیہ کا وجود نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا اور بغداد میں سلاطین خانہ جنگیوں میں مصروف تھے۔ ہر ایک اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنا خطبہ جاری کروانے میں کوشاں تھا۔افغانستان و ہندوستان کے شمالی مغربی علاقوں میں سلطان محمود غزنوی کے جانشینوں کا زوال شروع ہو چکا تھا۔
بقول امام یافعی علیہ الرحمہ قرطبہ کے ایک امیر ''معتمد'' نامی کے ہاں ایسی آٹھ سو عورتیں تھیں جو صرف گانے باجے کا کام کرتی تھیں، اسلامی پردہ ختم ہو چکا تھا، مذہبی اور روحانی حال اس سے بھی بدتر تھا کہ قرامطہ اور باطنیہ فرقے پیدا ہو چکے تھے اور اہل رفض (تشیع) اور معتزلہ فرقے کے علماءسوء نے اپنے ہتھیاروں اور چالوں سے علماء حقہ و مشائخ کو خونِ آشام کا شکار کررہے تھے۔ یہاں تک کہ سلجوقی بادشاہ وزیر نظام الملک طوسی اور اس کے فرماں روا ملک شاہ بھی انہی قاتلوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر چکے تھے۔
امام غزالی علیہ الرحمہ نے ''احیاء العلوم''میں اس زمانے کے علماء کے متعلق لکھا کہ ''ہمہ وقت

شیعہ سنی مناظروں میں مصروف رہتے جن میں گالی گلوچ اور خون خرابہ تک کی نوبت پہنچتی گویا کہ وہ دور ایسا ہی تھا کہ آ قا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کے متعلق فرمایا'' خدا کی قسم! غربت و افلاس کا تمہارے متعلق مجھے کوئی خوف نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا کے دروازے کھول دیئے جائیں گے''۔ گویا کہ تم اس میں للچانے لگو گے اور مسلمان ہی مسلمان کو ختم کرنے کے درپے ہوگا''۔ ایسے حالات میں علمی ادبی اور روحانی شخصیت کی ضرورت تھی۔ جو طاغوتی قوتوں کو مغلوب کر کے عالمگیر اثر کے باعث بنی نوع انسان کو از سر نو دین اسلام پر قائم کرے۔ جس کی نظر میں کائنات رائی کے دانے کے برابر ہو جس کی طاقت قادرِ حقیقی کی قدرت کا مظہر ہو، بنی نوع انسان کو ایک حوصلہ دے اور خود حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بطور تحدث نعمت فرمایا:

مُرِیْدِیْ ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالاِسْمُ عَالٍ

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃٍ نِلْتُ الْمَنَالِیْ

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُ وُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْصَفَالِیْ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

وَعَبْدُ الْقَادِرِالْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّی صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَال

یہ آپ کی برکت تھی کہ ایسے وقت میں بیکسوں کی دستگیری فرمائی۔ آپ کی علمی وروحانی خدمات کے صلہ میں اسلام ومسلمانوں کو جو ترقی ملی وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ آپ کے شاگرد مشرق ومغرب میں پھیل گئے اور انہیں کی تعلیمات کے نتیجے میں عوام وخواص سب ہی اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آئے۔

اُندلس میں حضرت عمار بن یاسر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابومدین مغربی اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے ارشاد وتبلیغ کے باعث موحدین کی سلطنت معرض وجود میں آئی اور حضرت عمار بن یاسر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کے سلسلہ ارادت میں شیخ شمس الدین تبریزی اور شیخ بہاؤالدین ولد مولانا روم اور فخر الدین رازی رحمہم اللہ المبین جیسے بزرگوار ظاہر ہوئے۔

مصر کی حکومت باطنیہ بھی آپ کے وقت میں زوال پذیر ہوئی اور ۵۶۷ھ میں ان کی جگہ سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ اور نور الدین زنگی علیہ الرحمہ حکومت کی بساط پر نمودار ہوئے۔ یہ بات نہایت قلیل لوگوں کو معلوم ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ

نے جب بیت المقدس فتح کیا تو اس کی فوج میں اکثریت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے تلامذہ کی تھی گویا کہ آپ کے تلامذہ صرف (تہجد گزار) ہی نہیں بلکہ عظیم مجاہد بھی تھے انہیں ایام میں غوری خاندان نے ہندوستان میں ایک نئی اور وسیع تر اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ جس میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ساتویں صدی کی ابتداء ۶۱۵ھ میں تاتاریوں کی قیامت خیز یلغار سے نصف صدی یعنی ۶۵۶ھ تک اسلامی حکومتوں کی دوبارہ سے اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تھی اور اس وقت بھی آپ کی تعلیمات نے وہ کام کیا کہ نہ صرف تاتاری بلکہ کئی اور غارت گری کرنے والوں نے اسلام قبول کیا اور یہ قطب اعظم، خلیفۃ اللہ فی الارض، وارثِ کتاب وسنت نائبِ رسول ﷺ کا روحانی تصرف وعلمی خدمات کا ثمرہ تھا۔ تاتاریوں کے قبول اسلام کا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ تاتاریوں کے غلبہ کے بعد سلسلہ قادریہ عالیہ کے ایک خراسانی بزرگ اشارہ غیبی کے تحت ہلاکو خان کے بیٹے تگودار خان کے پاس پہنچے وہ شکار سے واپس آرہا تھا۔ محل کے دروازے پر تمسخرانہ انداز میں ان بزرگوار کو دیکھ کر کہنے لگا اے درویش! تمہاری داڑھی کے بال اچھے ہیں یا میرے کتے کی دم؟ آپ (خراسانی بزرگ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں بھی اپنے مالک کا کتا ہوں اگر میں اپنی جانثاری و وفاداری سے اُسے خوش کر پاؤں تو میری داڑھی کے بال اچھے ہیں ورنہ آپ کے کتے کی دم اچھی ہے جو آپ کی فرمانبرداری کرتا ہے''۔ تگودار خان پر انداز گفتگو کا بہت اثر اہوا اور اس نے در پردہ اسلام قبول کرلیا اور حضرت سے کہا کہ کچھ عرصے بعد تشریف لائے کہ

میں قوم اور سردارانِ قوم کو مذہب کی طرف مائل کرلوں۔ حضرت واپس تشریف لے گئے اور آپ کا وصال ہو گیا۔ کچھ عرصے بعد آپ کے صاحبزادے تگودار خان کے پاس پہنچے تو تگودار خان نے کہا کہ سارے سردار مائل ہو گئے ہیں ایک نہیں مان رہا۔ حضرت نے اسے تبلیغ کی مگر اس نے کہا کہ میرے پہلوان سے مقابلہ کیجئے میں پھر اسلام لاؤں گا اگر آپ نے اُسے گرا دیا۔ حضرت نے فرمایا لے آؤ۔ ہزارہا مخلوق کے سامنے مقابلہ ہوا حضرت نے جاتے ہی ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ اس پہلوان کی کھوپڑی ٹوٹ گئی اور شور مچ گیا اس سردار نے اسلام قبول کیا اور تگودار خان نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کیا اس کا نام ''احمد'' رکھا گیا پھر اپنی ہی قوم کے ہاتھوں شہید ہوا۔

بہر حال حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ولایت کے اس مقام پر تھے کہ روح المعانی میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے نقل ہے کہ:

''قطبیت الکبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تک جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کے ساتھ مختص ہے''۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

غوث اعظم دلیل راہِ یقین
بہ یقین رہبرِ اکابرِ دین

اُوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

حضرت شاہ ابوالمعانی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے:

گر کسے واللّٰہ بعالم از مئی عرفانی است
از طفیل شاہ عبد القادر گیلانی است

حضرت مولانا امداداللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے:

خدا وندا! بحق شاہِ جیلانی
محی الدین وغوث و قطب دوراں

بکن خالی مرا از ھر خیالے
ولیکن ان کہ زوپیدا سے حالے

حضرت قبلہ ابو المکرّم علامہ مولانا ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کی کتاب **''حضرت غوث الاعظم ﷛ کا علمی مقام''** میں آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی علمی خدمات اور بزرگانِ دین کا اعترافِ علمی ذکر کیا ہے۔ اپنے وقت کے عظیم علماء جب کسی کی علمی صلاحیتوں کا اقرار کریں تو وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس شخصیت کا علمی تبحر کتنا عمیق ہے۔ بڑی عظیم شخصیت کا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے علمی و روحانی مقام کا اعتراف کرنا دلالت کرتا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کتنی عظیم روحانی و علمی شخصیت ہیں جن کے پائے کا کوئی شخص آج تک نظر نہیں آتا۔ جن حالات کا میں نے ذکر کیا جو آپ کے زمانۂ ظہور میں تھے انہیں حالات کا سامنا آج ہمیں بھی ہے اور انہیں تعلیمات کی ضرورت آج بھی موجود ہے۔

اُمید ہے کہ اس کتاب کی روشنی اور حضرت ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی جو کہ اولادِ غوث العالم رضی اللہ عنہ وغوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہیں ان کی روحانی تربیت

حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی ہوگی اور ہم خادمانِ سلسلہ کے لیے منارۂ نور ثابت ہوگی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم سلسلہ اشرفیہ

خاکپائے علماء اہلسنت

مختار اشرفی عفی عنہ

غوث معظم رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۶۳۳ھ/۱۲۳۶ء)

یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا

سلطانِ دو عالم قطبِ اعلیٰ حیراں زجلالت ارض و سما

درصدق ہمہ صدیق اثی در عدل عدالت چوں عمری

آے کانِ حیا عثمان منشی مانند علی باوجود و سخا

در بزم نبی عالیشانی ستار عیوب مریدانی

در ملکِ ولایت سلطانی اے منبع فضل و جود و سخا

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت

اقطابِ جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ و گدا

گر داد مسیح بہ مردہ دراں دادی تو بدینِ محمد جاں

ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن جمالت گشتہ فدا

نقشِ اولین

غوث الاعظم محبوبِ سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات محتاجِ تعارف نہیں آپ کی شخصیت جامع کمالات شخصیت تھی۔ آپ بیک وقت مدرس بھی تھے، مفسر بھی، مفتی بھی، محدث بھی، ادیب بھی، خطیب بھی، مقرر بھی، مبلغ بھی، عالم شریعت بھی، عامل طریقت بھی غرض یہ کہ وہ کون سی خوبی تھی جو آپ کی ذات میں موجود نہیں تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام فضائل ومحاسن کا جامع بنایا تھا آپ علوم شریعت وطریقت کا مرکز ومنبع تھے۔ یہی وجہ تھی کہ علوم ظاہری وباطنی کے متلاشی آپ کی بارگاہ کا رُخ کرتے تھے۔ آپ تمام ولیوں کے سردار ہیں جب آپ نے فرمایا۔ قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ ''یعنی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے تو اس وقت جتنے ولی آپ کی بارگاہ میں موجود تھے سب نے اپنی گردنوں کو جھکا کر کہا بے شک آپ کا قدم ہماری گردن پر ہے'' اور یہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں اولیاء اللہ موجود تھے۔ ان سب نے اپنے اپنے مقامات پر آپ کی آواز کو سنا اور وہیں اپنے سروں کو جھکا کر آپ کے اس ارشاد کی تائید کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو طریقت میں بلند مقام عطا فرمایا کوئی ولی ایسا نہیں جو آپ کی بارگاہ سے فیض یافتہ نہ ہو تمام سلاسل طریقت کے شیوخ نے آپ کی عظمت اور بلند مقام کو تسلیم کیا چنانچہ سلسلہ چشتیہ کے بزرگ سلطان الہند ولئ الہند خواجہ خواجگان معین بے کساں والی ہندوستاں عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نور اللہ مرقدہٗ اور سلسلہ سہر دوریہ کے بزرگ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نور اللہ مرقدہٗ نے تو براہِ راست غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض

حاصل کیا جبکہ سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند نوراللہ مرقدہٗ نے آپ کے وصال کے بعد آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے اس طرح کوئی سلسلہ ایسا نہیں کہ جن کے شیوخ نے آپ سے فیض حاصل نہ کیا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ ہر ولی نے آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے اور نظم ونثر میں آپ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت ومحبت پیش کیا۔ آپ کی حیات وتعلیمات افکار ونظریات اور علمی وروحانی خدمات پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لکھا جا رہا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ علماء نے مختلف جہتوں سے آپ کی شخصیت پر لکھا کسی نے کرامات بیان کیں کسی نے سیرت و کردار پر لکھا، کسی نے روحانی مقام ومرتبے کو بیان کیا، کسی نے آپ کی تبلیغی خدمات پر لکھا، کسی نے آپ کے دور کے حالات اور فتنوں کے بارے میں لکھا اور آپ نے جس طرح ان فتنوں کی سرکوبی کی اور دین اسلام کو زندہ کیا اس کی تفصیلات کو بیان کیا لیکن ہمارے حضرت ڈاکٹر ابوالمکرّم سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے سب سے منفرد موضوع کا انتخاب کیا یعنی "**حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام**" یہ ایسا موضوع ہے کہ غالباً اب تک اس پر نہیں لکھا گیا۔ ضرورت تھی کہ آپ کی ذات کے حوالے سے ایسے موضوع کا انتخاب کیا جائے جو بالکل منفرد ہو اور پھر اسے دلائل اور براہین سے مزین کر کے پیش کیا جائے الحمدللہ! اس کی کتابی صورت میں یہ ضرورت پوری ہوئی اور یہ کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں موجود ہے۔

زیرِ نظر کتاب حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی دامت برکاتہم العالیہ کا وہ مقالہ ہے جو آپ نے ۲۰۰۶ء میں یونیورسٹی آف فیصل آباد کے "غوث الاعظم

رضی اللہ عنہ سیمینار' میں پڑھا بعد میں مجموعہ مقالات سیمینار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حصہ دوم میں شائع ہوا۔ آپ نے اضافہ فرمایا اور اب یہ اضافے کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف صحیح النسب سید ہیں آپ کا سلسلہ نسب ۴۱ ویں پشت میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اور ۲۸ ویں پشت میں حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ نے بڑی عقیدت ومحبت سے اپنے جدِ اعلیٰ کے علمی مقام کو بیان فرمایا ہے اور مستند حوالوں سے مزین کر کے پیش کیا ہے ہم اشرف پبلیکیشنز کی جانب سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے پہلا ایڈیشن ایک ہزار کی تعداد میں چھپا اور بہت جلد ختم ہو گیا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس دوسرے ایڈیشن میں مزید اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تصانیف پر علیحدہ گفتگو کی ہے اور ان کی علمی حیثیت کو بیان کیا ہے جن کو پڑھ کر قارئین غوث پاک کی علمیت وروحانیت اور عظمت وشان کو سمجھ سکیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مقالہ اہلِ علم اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر تحقیق کرنے والوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مقالے کو عوام وخواص میں اور خصوصاً بارگاہِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں مقبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے مرشد من

مفتی محمد شریف سعیدی اشرفی

مہتمم جامعہ نور القرآن، میر پور خاص (سندھ)

شجرہ نسب

۱۔فخرِ کائنات محسنِ انسانیت باعثِ تخلیقِ کون ومکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔شہنشاہِ ولایت حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ

۳۔سبطِ مکرم حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

۴۔حضرت سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

۵۔حضرت سیدنا عبداللہ محض رضی اللہ عنہ

۶۔حضرت سیدنا موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ

۷۔حضرت سیدنا عبداللہ ثانی رضی اللہ عنہ

۸۔حضرت سیدنا موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ

۹۔حضرت سیدنا داؤد رضی اللہ عنہ

۱۰۔حضرت سیدنا محمد رضی اللہ عنہ

۱۱۔حضرت سیدنا یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ

۱۲۔حضرت سیدنا عبداللہ جبلی رضی اللہ عنہ

۱۳۔حضرت ابوصالح سیدنا موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

۱۴۔شہبازِ لامکانی غوث صمدانی محبوبِ سبحانی حضرت ابومحمد محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

شجرہ طریقت

۱۔فخرِ کائنات محسنِ انسانیت باعثِ تخلیقِ کون ومکاں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم

۲۔شہنشاہِ ولایت حضرت علی شیرِ خدا کرم اللّٰہ وجہہ

۳۔حضرت سیدنا امام حسین رضی اللّٰہ عنہ

۴۔حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ

۵۔حضرت سیدنا امام باقر رضی اللّٰہ عنہ

۶۔حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللّٰہ عنہ

۷۔حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللّٰہ عنہ

۸۔حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللّٰہ عنہ

۹۔حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللّٰہ عنہ

۱۰۔حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطی رضی اللّٰہ عنہ

۱۱۔حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللّٰہ عنہ

۱۲۔حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللّٰہ عنہ

۱۳۔حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللّٰہ عنہ

۱۴۔حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللّٰہ عنہ

۱۵۔حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رضی اللّٰہ عنہ

۱۶۔حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخز ومی رضی اللّٰہ عنہ

۱۷۔حضرت غوث اعظم محبوبِ سبحانی ابومحمد محی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ عنہ

حیاتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک نظر میں

اسمِ مبارک : عبدالقادر جیلانی

کنیت : ابو محمد

القابات: محبوبِ سبحانی، غوث الاعظم، محی الدین، غوث الثقلین، غوث صمدانی، غوث پاک پیرانِ پیر۔

ولادت باسعادت: یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ جیلان نزد بغداد۔

حسب ونسب: والد ماجد کی جانب سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حسینی سید ہیں

والدمحترم: حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ۔

والدہ محترمہ: حضرت امۃ الجبار اُم الخیر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

نانا جان: حضرت سید عبداللہ صومعی رضی اللہ عنہ۔

تحصیلِ علم: ابتدائی تعلیم جیلان میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے بغداد کا رُخ کیا۔

حصولِ علم کے لیے پہلا سفر: ۴۸۸ھ بعمر ۱۸ سال آپ نے تحصیل علم کے لیے بغداد کا سفر کیا۔

اساتذہ:

آپ نے وقت کے جید علماء سے علمِ دین حاصل کیا۔ علم فقہ (۱) حضرت ابولوفا علی بن عقیل الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت محمد بن الحسین بن محمد الفرا حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت قاضی ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ (۵) حضرت ابوالخطاب محفوظ الکلو زائی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔

علمِ حدیث شریف:

(۱) حضرت محمد بن حسین القاری رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت ابوالغام محمد بن علی میمون الفرسی رحمۃ اللہ علیہ (۳) حضرت ابوبکر احمد بن المظفر رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت ابوجعفر بن احمد الحسین القاری رحمۃ اللہ علیہ (۵) حضرت سراج رحمۃ اللہ علیہ (۶) حضرت ابوالقاسم علی بن احمد الکرخی رحمۃ اللہ علیہ (۷) حضرت ابو طالب عبد القادر بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ (۸) حضرت عبد الرحمٰن بن احمد رحمۃ اللہ علیہ (۹) حضرت ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت ابوعبدالعزیز محمد بن المختار رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) حضرت ابونصر محمد رحمۃ للہ علیہ (۱۲) حضرت ابوغالب احمد رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت ابوعبداللہ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) حضرت ابوالحسن بن المبارک بن الطیوری رحمۃ اللہ علیہ (۱۵) حضرت ابومنصور عبد الرحمٰن القزاز رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) حضرت ابولبرکات طلحہ العاقولی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

علم ادب:

آپ نے علمِ ادب حضرت ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔

علم تصوف:

حضرت شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔

فتاویٰ نویسی:

آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ یعنی تینتیس سال درس وتدریس فتاویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔[1]

وعظ ونصیحت:

حضرت سید عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ۵۲۷ھ سے ۵۶۷ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ ونصیحت فرمائی۔[2]

ایک رات میں قرآن پاک ختم کرنا:

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پندرہ سال تک ایک رات میں قرآنِ پاک ختم فرماتے رہے۔[3]

مرشدِ گرامی:

آپ کے مرشد گرامی کا نام حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ۔

وصال مبارک:

۱۱ربیع الثانی ۵۶۱ھ مطابق ۱۱۸۲ء میں آپ نے وصال فرمایا مزار بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے عمر مبارک نوے سال تھی۔

اولادِ امجاد:

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے چار شادیاں کیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔اخبارالاخیار صفحہ ۱۵ / قلائدالجواہر ص ۱۸۔۔۔۲۔اخبارالاخیار صفحہ ۱۵ / قلائدالجواہر ص ۱۸۔

۳۔اخبارالاخیار صفحہ ۱۷۔

۱۔حضرت بی بی مدینہ رحمۃ اللہ علیہا ۲۔حضرت بی بی صادقہ رحمۃ اللہ علیہا

۳۔حضرت بی بی مؤمنہ رحمۃ اللہ علیہا ۴۔حضرت بی بی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا

ان چار ازواج سے آپ کے ستائیس فرزند ہوئے جن میں صرف گیارہ کے اسمائے گرامی اور حالات ملتے ہیں باقی کے متعلق کتب خاموش ہیں یا تو کمسنی میں وفات پا گئے یا تبلیغ کی غرض سے دور دراز مقامات کی جانب چلے گئے صاحبزادیوں میں صرف چار کے نام ملتے ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔سیدہ خدیجہ رحمۃ اللہ علیہا ۲۔سیدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

۳۔سیدہ زہرہ رحمۃ اللہ علیہا ۴۔سیدہ فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

صاحبزادگان:

۱۔حضرت شیخ سید سیف الدین عبدالوہاب الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۳ھ :

آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے آپ کی ولادت معتبر روایات کے مطابق ماہ شعبان ۵۲۲ھ کو بغداد میں ہوئی۔آپ نے اپنے والد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کی۔آپ علم حدیث وفقہ میں مہارت رکھتے تھے آپ کا وصال ۲۵ رشوال ۵۹۳ھ کو بغداد میں ہوا مقبرہ حلبیہ میں حضرت غوث پاک کے جوار میں تدفین ہوئی۔آپ کی دو کتابیں ''القول الحقیق فی سلوک الطریق'' اور ''الفتوۃ فی التصوف'' مشہور ہیں جو دمشق میں محفوظ ہیں۔

۲۔حضرت شیخ سید تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۳ھ:

آپ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ۸رذیقعد ۵۳۰ھ کو بغداد میں ہوئی آپ نے بھی والدِ ماجد سے کسبِ علم کیا آپ کا شمار بغداد کے جید فقہا ومحدثین میں ہوتا تھا آپ نے بروز ہفتہ ۷رشوال ۶۰۳ھ کو بغداد میں وصال فرمایا۔ باب حرب بغداد میں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے جوار میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے صاحبزادگان میں حضرت شیخ ابوصالح نصر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ ابو الحاسن فضل اللہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید عبد الرحیم الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ اسماعیل الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں راقم کا شجرہ نسب آپ کے بڑے صاحبزدے حضرت شیخ ابوصالح نصر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔

۳۔حضرت شیخ سید عبدالعزیز الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۲ھ :

آپ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ علیہ کے تیسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ۲۷رشوال ۵۳۲ھ کو بغداد میں ہوئی آپ نے بھی حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کی بعد ازاں تبلیغِ دین میں مصروف ہو گئے اور آخری وقت تک اسی مشن کو جاری رکھا آپ نے ۱۸رربیع الاول ۶۰۲ھ کو وصال فرمایا اور عقرہ کے پہاڑی مقام پر آپ کا مزار مبارک آج بھی مرجع خلائق ہے۔ راقم کو آپ کے مزار مبارک پر

حاضر ہوکر فاتحہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۴۔حضرت شیخ سید موسیٰ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۱۸ھ :

آپ حضرت غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کے چوتھے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ۵۳۵ھ کو بغداد میں ہوئی آپ نے علم حدیث وفقہ اپنے والد گرامی سے حاصل کیا۔آپ نے تحصیلِ علم کے بعد پہلے دمشق کو پھر مصر کو اپنا مرکز بنایا اور تبلیغِ دین میں مصروف ہو گئے آپ نے ۶۱۸ھ مطابق ۱۲۲۱ء کو وصال فرمایا آپ کا مزار مبارک جبل قاسیون دمشق میں ہے

۵۔حضرت شیخ سید شرف الدین عیسیٰ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۳ھ :

آپ حضرت غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کے پانچوے صاحبزادے تھے۔آپ کے سنِ ولادت کے متعلق نہیں ملتا کہ کس سن میں ولادت ہوئی آپ نے بھی اپنے دیگر بھائیوں کی طرح والدِ گرامی سے تعلیم حاصل کی آپ کو حدیثِ فقہ پر عبور تھا۔آپ افتاء کے مقام پر فائز رہے حضرت غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ مصر تشریف لے گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی آپ اپنے والد کی سند سے حدیث شریف بیان کرتے تھے اس دور کے جید علماء نے آپ سے حدیث شریف کا درس لیا آپ تصوف کی جانب بہت زیادہ رغبت رکھتے تھے تصوف کے موضوع پر آپ کی دو کتابیں ''جواہر الاسرار'' ''لطائف الانوار'' مشہور ہیں آپ کا وصال ۱۲/رمضان المبارک ۵۷۳ھ مطابق ۱۱۷۸ء کو مصر میں ہوا اور وہیں مزار مبارک ہے۔

۶۔حضرت شیخ سید عبداللہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۸۹ھ :

آپ غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کے چھٹے صاحبزادے تھے۔آپ بھی جید عالم دین اور صوفی کامل تھے آپ نے عرصہ دراز تک تدریسی خدمات انجام دیں اور کثیر تعداد میں طلبہ نے آپ سے علمی استفادہ کیا آپ کے سن ولادت کے متعلق معلوم نہیں ہوسکا جبکہ سن وصال کے متعلق اکثر کتب میں درج ہے کہ آپ نے ۵۸۹ھ مطابق ۱۱۹۳ء کو بغداد میں وصال فرمایا مزارِ مبارک حلبیہ میں ہے۔

۷۔حضرت شیخ ابواسحاق سید ابراہیم الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۰ھ :

آپ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے ساتویں صاحبزادے تھے آپ کا شمار بغداد کے اکابر محدثین میں ہوتا ہے آپ نے تدریس وتبلیغ کو اپنا مشن بنایا سن ولادت کے متعلق معلوم نہیں۔ڈاکٹر جلال الدین نوری لکھتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے وصال کے بعد عراق کے معروف شہر ''الواسطہ'' ہجرت کر گئے اور وہیں ۵۹۰ھ مطابق ۱۱۹۶ء میں آپ کا وصال ہوا آپ کی قبر کی نشاندہی نہیں ہوسکی العراق میں ایک قبر اولادِ شیخ کے نام سے مشہور ہے۔[1]

۸۔حضرت شیخ سید عبدالجبار الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۵ھ :

آپ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے آٹھویں صاحبزادے تھے۔آپ عالم باعمل اور صوفی باصفا تھے آپ نے اپنے والدِ گرامی سے ظاہری وباطنی علوم کی تکمیل کی آپ کا رجحان تصوف کی جانب زیادہ تھا آپ کے سنِ ولادت کے متعلق معلوم نہیں لیکن بعض روایات سے پتہ چلا

۱۔ڈاکٹر جلال الدین نوری،سیدنا شیخ عبدالقادر البغدادی کے علمی وفکری اثرات صفحہ ۱۸۰۔

کہ آپ نے جوانی میں ہی وصال فرمایاسنِ وصال ۹ ذی الحجہ ۵۷۵ھ ہے۔ مزار مبارک کے متعلق ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب نے لکھا ہے کہ "حضرت شیخ کے قائم کردہ مسافر خانے کے گوشے میں مدفون ہوئے آپ کا مدفن خانقاہ عالیہ غوثیہ کے احاطے میں کتب خانے کے زینے کے قریب ہے اور آپ کے مزار کے اوپر ایک قبہ بنادیا گیا ہے۔

۹۔ حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن الجیلانی متوفی ۵۸۷ھ :

حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان میں آپ کا نمبر نواں ہے۔ دیگر صاحبزادگان کی طرح آپ بھی علومِ دینیہ میں مہارت رکھتے تھے آپ نے بھی یقیناً والدِ گرامی سے فیض حاصل کیا ہوگا۔ آپ کی ولادت کے متعلق کتب میں درج نہیں کہ کس سن میں ہوئی لیکن وصال کے متعلق ملتا ہے کہ ۵۸۷ھ مطابق ۱۱۹۱ء میں ہوا مزار مبارک کے متعلق معلوم نہیں کہ کہاں ہیں۔

۱۰۔ حضرت شیخ سید محمد الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۰ھ :

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان میں آپ کا دسواں نمبر ہے۔ آپ بھی دیگر برادران کی طرح کئی فنون میں مہارت رکھتے تھے علم حدیث کی جانب زیادہ مائل تھے وقت کے جید علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور پھر تدریس میں مصروف ہو گئے بے شمار تشنگانِ علم نے آپ سے کسبِ علم کیا آپ کے بھی سن ولادت کے متعلق معلوم نہیں آپ کا وصال ۲۵ ذیقعدہ ۶۰۰ھ کو بغداد میں ہوا مزارِ مبارک حلبیہ قبرستان میں ہے۔

۱۱۔حضرت شیخ سید یحییٰ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۰ھ :

آپ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ۵۵۰ھ میں بغداد میں ہوئی آپ بھی علم وفضل میں بلند مقام رکھتے تھے آپ مصر چلے گئے وہاں آپ نے مصری خاتون سے نکاح کیا آپ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی جس کا نام عبدالقادر رکھا آپ کافی عرصہ مصر میں رہے اور وہاں تبلیغی سلسلے کو جاری رکھا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال سے قبل مصر سے واپس بغداد آگئے اور ۶۰۰ھ میں وصال فرمایا آپ کا مزار مبارک حضرت شیخ کی رباط حلبیہ میں آپ کے بڑے بھائی حضرت سید عبدالوہاب الجیلانی رحمہ اللہ علیہ کے پہلو میں ہے۔

تصانیف:

کتب کسی بھی علمی شخصیت کی علمیت وقابلیت کو نہ صرف ظاہر کرتی ہیں بلکہ اس شخصیت کو زندہ رکھتی ہیں اوراس کے علمی فیضان سے بعد میں آنے والے حضرات کو بھی مستفید کرتی ہیں حضرت غوثِ الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں جن میں چند یہ ہیں:

۱۔غنیۃ الطالبین

۲۔فتوح الغیب

۳۔فتح الربانی الفیض الرحمانی

۴۔ یواقیت الحکم جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر

۵۔ تفسیر جیلانی

۶۔ سرالاسرار ومظاہرالانوار فیما یحتاج الیہ الابرار

۷۔ مولداً النبی ﷺ

۸۔ قصیدہ غوثیہ

یہ وہ کتب ہیں جن کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علمیت وروحانیت کے کس مقام پر فائز تھے آپ نے ان کتب میں شریعت وطریقت کے متعلق تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے اور راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لیے طریقت کے اصول اور ہدایات تحریر فرمائی ہیں یقیناً یہ کتب اہل شریعت وطریقت کے لیے ایک انمول تحفہ ہیں۔

☆ ☆ ☆

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلہ بیٹا تیرا

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوۃ و السلام علی من کان نبیاً

وآدم بین المآء والطین وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین.

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب ہم کسی ولی کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارا ذہن ان کی شخصیت کی جانب متوجہ ہوجاتا ہے پھر ان کی کرامات، ریاضت ومجاہدے کے واقعات پڑھتے اور بیان کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس ولی اللہ کی بہت بڑی شان بیان کی ہے ہم کسی ولی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی علمیت پر گفتگو نہیں کرتے کہ اس نے کیسے علم دین حاصل کیا اور حصولِ علم کی راہ میں کیسی کیسی صعوبتیں برداشت کیں وقت کے کن کن علماء سے کسب علم کیا علمیت میں ان کا کیا مقام تھا ان تمام باتوں سے قطع نظر ہم نے صرف ان کی ریاضت ومجاہدہ، تقویٰ وپرہیزگاری اور کرامات بیان کرنے پر اکتفا کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوام الناس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس سے کوئی کرامت ظاہر ہو وہ ولی ہے اور یہ کہ اولیاء اللہ کا علم ظاہری سے کوئی تعلق نہیں وہ تو محض تقویٰ وپرہیزگاری کی بناء پر درجات ومراتب پاتے رہے اور مقاماتِ ولایت طے کرتے رہے۔ بالفاظِ دیگر یہ کہ ان کا علمِ شریعت سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ علمِ طریقت کے حصول میں کوشاں رہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے جتنے بزرگانِ دین اولیائے کاملین گزرے ہیں جب ہم ان کی حیات وتعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ

بات اظہر من الشمّس ہو جاتی ہے کہ ان بزرگانِ دین نے راہِ سلوک میں قدم رکھنے سے پہلے علمِ دین حاصل کیا اور اس کے حصول کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے صعوبتیں برداشت کیں ظاہری علوم پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد پھر علمِ طریقت کی جانب متوجہ ہوئے اور سخت ریاضت ومجاہدہ کر کے منازل سلوک وعرفان طے کیں ان بزرگانِ دین میں حضرت غوثِ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہوں یا حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی، حضرت بہاؤالدین نقشبند ہوں یا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت مخدوم یحییٰ منیری ہوں یا حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت قطبِ ربانی سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی ہوں یا اشرف المشائخ حضرت سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رضی اللہ عنہم یہ نفوسِ قدسیہ نہ صرف میدانِ طریقت کے شہسوار تھے بلکہ علم وفضل میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے ان میں سے ہر ایک نے پہلے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا پھر باطنی علوم کے حصول کے لیے ریاضت ومجاہدہ اور چلہ کشی میں مصروف ہو گئے۔ یعنی یہ حضرات شریعت وطریقت کے جامع تھے اسی لیے ہم نے آج ''مناقب غوث الاعظم'' کے عنوان سے منعقدہ سیمینار میں اپنے مقالے کا عنوان ''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام'' رکھا ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات ایک جامع کمالات شخصیت تھی علم وفضل، تقوی و پرہیزگاری طہارت و پاکیزگی، احقاق حق وابطال باطل، تفقہ فی الدین غرضیکہ وہ کونسی خوبی تھی جو

آپ کی ذات والا میں موجود نہ تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ہر حسن وخوبی اور ظاہری و باطنی علوم وفنون کا مرکز بنایا تھا کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو اس دنیا میں آنے کے بعد ریاضت ومجاہدے کے ذریعے مقامات ولایت طے کرتے ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو مادرزاد ولی ہوتے ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں مقامِ ولایت پر فائز فرما کر اس دنیا میں بھیجتا ہے حضرت غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بلا شبہ ان نفوسِ قدسیہ میں سے تھے جن کو مقامِ ولایت عطا فرما کر بھیجا گیا۔

ولادت باسعادت:

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۴۷۰ھ کو قصبہ جیلان نزد بغداد شریف میں ہوئی آپ والد ماجد کی جانب سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حسینی سید ہیں آپ کی ولادت سے قبل آپ کے والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ خواب میں سرکار ابد قرار احمد مختار حبیبِ کردگار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

یَـا اَبَـا صَالِحٍ ! اَعْطَاکَ اللّٰهُ اِبْنًاوَهُوَ وَلِیّ وَمَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَه شَانٌ فِیْ الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَ قُطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَ نْبِیَآءِ وَ الرُّسُلِ۔

''اے ابوصالح اللہ تعالیٰ تم کو ایسا فرزند عطا فرمائے گا جو ولی ہے وہ میرا بیٹا ہے وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء

اورمرسلین میں میری شان ہے"۔ [1]

اس سے پتا چلا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مادرزادولی تھے۔

تحصیلِ علم میں مصائب ومشکلات:

ابھی آپ کم سن ہی تھے کہ والدمحترم نے وصال فرمایا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے نانا شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی آپ کوبچپن ہی سے علمِ دین حاصل کرنے کا شوق تھا اسی شوق کی تکمیل کے لیے آپ نے اٹھاراں سال کی عمر میں یعنی ۴۸۸ھ میں والدہ محترمہ سے اجازت لے کر بغداد کا رُخ کیا جہاں علوم دینی ودنیاوی کی نہریں جاری تھیں اور دور دور سے لوگ جوق در جوق تحصیلِ علم کے شوق میں یہاں پہنچتے تھے اس زمانے میں بغداد عالم اسلام میں ایک ایسے علمی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا کہ جس کی نظیر کسی جگہ نہیں مل سکتی تھی اور ہرکسی کو حدیث اورفقہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بغداد ہی آنا پڑتا تھااور یہیں کی سند عالم اسلام میں مستند سمجھی جاتی تھی۔اسی لیے آپ نے بغداد کا رُخ کیااورعلمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے زمانہ طالب علمی میں آپ کو بڑی صعوبتوں کو برداشت کرنا پڑالیکن آپ نے بڑی استقامت کے ساتھ ان مصائب ومشکلات کو برداشت کیا گھر سے چلتے وقت والدہ محترمہ نے چالیس دینار جو آپ کی صدری کی جیب میں سی دیئے تھے وہی آپ کا کُل سرمایا تھالیکن وہ دینار کب تک چلتے ایک وقت آیا کہ وہ دینار ختم ہو گئے اورنوبت فاقوں تک پہنچ گئی اوریہیں سے

ا۔طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۶ / بہجۃ الاسرار ص ۸۹ / قلائد الجواہر ص ۳ / نفحات الانس فارسی ص ۲۵

آپ کی آزمائش شروع ہوگئی دیارِ غیر میں پیسے نہ ہوں تو کتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی عزیز رشتہ دار نہیں، کوئی جاننے والا نہیں جس سے کچھ رقم قرض لے کر بھوک مٹائی جا سکے اگر کوئی عام انسان ہوتا تو لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا کسی کی خوشامد کرتا کسی کو اپنی مجبوری بتا کر کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کر لیتا لیکن یہاں جس شخصیت کو ان مشکلات سے دو چار ہونا پڑا وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ وہ عظیم ہستی تھی جسے آگے چل کر غوث الاعظم بننا تھا مخلوقِ خدا کو فیض پہنچانا تھا اور اس کے در سے لوگوں کو رزق خدا ملنا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ خود رزق کے لیے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے یہاں تو کیفیت یہ تھی کہ ؎

مرضیِ مولیٰ از ہما اولیٰ　　　جو خدا کی رضا وہ ہماری رضا

آپ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور کسی سے کچھ طلب نہیں کیا جب بہت زیادہ بھوک محسوس ہوتی تو درختوں کے پتے کھا کر گزارا کر لیتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مسلسل کئی روز کھانے کو کچھ میسر نہ ہوا اور آپ ایک مسجد میں جا کر لیٹ گئے جو بغداد کے سوق الریحانین میں واقع تھی۔

یہاں آپ فرماتے ہیں شدت فاقہ سے یوں محسوس ہوتا کہ اب موت آنے ہی والی ہے اس دوران مسجد میں ایک نوجوان کھانا لے کر داخل ہوا کھانا کھانے لگا تو مجھے بھی دعوت دی میں نے انکار کیا تو اس نے قسم دے کر کھانے کے لیے مجبور کیا میں نے چند لقمے لیے

کھانے کے دوران اس نے تعارف پوچھا میں نے کہا گیلان کا رہنے والا ہوں اس نے کہا میں بھی وہیں کا رہنے والا ہوں یہ بتائیں کہ یہاں عبدالقادر نامی نوجوان تعلیم کے لیے آیا ہوا ہے اسے آپ جانتے ہیں میں نے وہ کہا وہ میں ہی ہوں یہ سن کر اُس کا رنگ متغیر ہو گیا پشیمانی کے ساتھ معذرت خواں ہوا کہ آپ کی والدہ نے آپ کے لیے آٹھ دینار بھیجے تھے تین دن سے آپ کی تلاش میں ہوں مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ ناچار اسی میں سے کچھ پیسے خرچ کر کے کھانا خریدا اور اب میں آپ کا مہمان ہوں چنانچہ آپ نے بقیہ کھانا اور کچھ سونا (دینار) اسے عنایت کر کے رخصت کیا۔ [1]

یہاں اس سے پتہ چلا کہ زمانہ طالب علمی میں آپ نے کتنی صعوبتیں برداشت کیں مشکلات کا سامنا کیا لیکن کبھی شکوہ شکایت زبان پر نہ لائے بلکہ صبر و استقامت کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کیا اکثر ایسا بھی ہوا کہ رزق کی تلاش میں آپ نکلے اور جب کسی مقام پر پہنچے تو وہاں پہلے سے حاجت مندوں کو موجود پایا چنانچہ ان کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے واپس لوٹ آئے کیونکہ آپ ایثار و قربانی کا پیکر تھے آپ کے ایثار اور دوسروں کے لیے قربانی کے جذبے کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں قیام بغداد کے ابتدائی ایام میں بیس دن ایسے گزرے کہ کھانے کو کچھ میسر نہ ہوا میں ایوان کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف نکل گیا تا کہ کوئی مباح چیز تلاش کروں وہاں میں نے دیکھا کہ دیگر ۷۰ (ستر) اولیاء اللہ بھی میری طرح قوت لا یموت کی تلاش میں

۱۔ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی / قلائد الجواہر / مطبع مصطفیٰ البابی، مصر ص ۱۰۹۔

ہیں میں نے سوچا کہ ان کی مزاحمت اخلاق سے بعید ہے سو میں واپس چلا آیا یہاں آبائی
وطن کا ایک شخص ملا اس نے مجھے سونے کے کچھ ریزے دیئے اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ
نے بھیجے ہیں ایک ریزہ اپنے پاس رکھ لیا اور باقی محلات کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف
جا کر ان ستر افراد میں تقسیم کر دیا جو رزقِ حلال کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ انہوں نے
پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ سونے کے ٹکڑے میری والدہ ماجدہ نے بھجوائے ہیں
میرے دل نے گوارہ نہ کیا کہ تنہا استعمال کروں واپس آ کر آپ نے اپنے حصے کے
ریزے کا کھانا خرید کر غریبوں اور محتاجوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا یوں رات
تک سونے کے ٹکڑوں میں سے کچھ بھی نہ بچا۔ [1]

غور کرنے کا مقام ہے کہ غریب الوطنی میں بھوک کی شدت، تنگ دستی ومحتاجی میں ایثار کا
یہ عالم کہ تنہا کھانا گوارہ نہ کیا بلکہ غریبوں محتاجوں کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا ہے آپ
ان تمام پریشانیوں اور تکالیف کے باوجود علمِ دین کے حصول میں مشغول رہے آپ نے
مختلف علوم وفنون حاصل کیے اور ہر فن کو اس کے ماہر سے خوب اچھی طرح حاصل کیا صرف
علمِ فقہ کے حصول کے لیے آپ عرصہ دراز تک وقت کے جید علماء کی صحبت میں حاضر رہے
اور اس میں مکمل عبور حاصل کیا جن علماء سے آپ نے کسبِ فیض کیا وہ اس فن میں ید طولیٰ
رکھتے تھے اور بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے مثلاً (۱) حضرت ابو الوفا علی بن عقیل حنبلی
قدس سرہ (۲) حضرت ابو الخطاب محفوظ الکلوزانی حنبلی قدس سرہ (۳) حضرت ابوالحسن محمد

۱۔ امام نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار / مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۰۳۔

قاضی ابویعلیٰ الحسین بن محمد الفرا حنبلی قدس سرہ اور حضرت قاضی ابوسعید قدس سرہ جیسے جید فقہا شامل ہیں اسی طرح علمِ حدیث آپ نے وقت کے جید محدثین سے حاصل کیا ان محدثین میں حضرت محمد بن الحسن الباقلائی قدس سرہ، حضرت ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن حشیشا قدس سرہ، حضرت ابوالغنائم محمد بن محمد علی بن میمون الفرسی قدس سرہ، حضرت ابوبکر احمد بن المظفر قدس سرہ، حضرت ابوجعفر بن احمد الحسین القاری السراج قدس سرہ، حضرت ابو القاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی قدس سرہ، حضرت ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف قدس سرہ، حضرت عبدالرحمٰن بن احمد قدس سرہ، حضرت ابوالبرکات ہبۃ اللہ ابن المبارک ابوالعز محمد بن المختار قدس سرہ، حضرت ابونصر محمد قدس سرہ، حضرت ابوغالب احمد ابوعبداللہ یحییٰ قدس سرہ حضرت ابوالحسن بن المبارک بن الطیوری قدس سرہ، حضرت ابومنصور عبدالرحمٰن القراز قدس سرہ، حضرت ابوالبرکات طلحہ العاقولی قدس سرہ وغیرہم سے حاصل فرمایا۔ [1]

علم ادب:

علم ادب آپ نے اس زمانے کے مانے ہوئے ادیبوں حضرت شیخ حماد بن مسلم درۃ الدباس قدس سرہ اور حضرت ابوزکریا بن یحییٰ بن علی تبریزی قدس سرہ سے اور علم تصوف حضرت شیخ ابویعقوب بن ایوب الہمدانی قدس سرہ سے حاصل فرمایا۔ اساتذہ میں حضرت شیخ مبارک قدس سرہ آپ پر خاص طور سے مہربان تھے اور نہایت محبت و شفقت سے پڑھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے ''اے عبدالقادر! وہ زمانہ قریب ہے جب

۱۔ قلائدالجواہر عربی ص ۴، مطبوعہ مصر۔

تیرا آستانہ مرجع خلائق ہوگا اور تو دینِ نبی کا زندہ کرنے والا اور خلقِ خدا کا فیض رساں ہوگا''۔ چونکہ زمانہ طالب علمی میں ہی آپ سے آثار فطانت ظاہر ہو گئے تھے اس لیے مشائخ عظام نے آپ کو سند دیتے وقت یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ''اے عبدالقادر! الفاظ حدیث کی سند ہم تم کو دیتے ہیں ورنہ حدیث کے معنی میں تو ہم تم سے مستفیض ہوئے ہیں کیونکہ بعض احادیث کے جو مطالب و معانی تم نے بیان کیے ہیں وہ ہم کو بھی معلوم نہ تھے''۔ ذالک فضل اللّٰہ یو تیہ من یشاء .

درس وتدریس:

جب آپ نے علوم دینی سے فراغت حاصل کی تو آپ کے استادِ محترم حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخز ومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مدرسہ جو بغداد شریف کے محلّہ باب الازج میں واقع تھا آپ کے سپرد کر دیا جب آپ مسند رشد و ہدایت درس و تدریس پر رونق افروز ہوئے تو بڑے بڑے فقہا علماء صلحاء اور فصحا آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے نظر آئے۔ یہی وجہ تھی کہ تشنگانِ علم دور دراز مقامات سے سفر کر کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور کسبِ علم کرتے تھے آپ اپنے تلامذہ کو دن میں تفسیر، حدیث فقہ اور دیگر علوم پڑھاتے تھے اور رات میں طریقت کی تعلیم دیتے تھے آپ کی بارگاہ سے فیض یافتہ عالم باعمل بھی ہوتے تھے اور صوفی با صفاء بھی آپ اپنی نگاہ غوثیت سے ان کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب فرماتے تھے یعنی آپ کے مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والا

ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ ہوتا تھا۔ جلد ہی آپ کی شہرت بغداد میں پھیل گئی اور جوق در جوق طلبہ دور دراز مقامات سے آنے لگے اور آپ سے فیضیاب ہونے لگے طلبہ کی اس قدر کثرت ہوئی کہ مدرسہ کی وسعت ان کے لیے ناکافی ہوگئی اور یہ عالم ہوگیا کہ جن طلبہ کو مدرسہ کے اندر جگہ نہ ملتی وہ مدرسہ کے متصل بازار اور سڑک پر بیٹھ کر آپ کا درس سنتے تھے۔

مدرسہ کی توسیع:

جب طلبہ کی کثرت ہوئی اور مدرسہ میں گنجائش نہ رہی تو آپ کو توسیع مدرسہ کا خیال ہوا چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے وعظ کے دوران اس ضرورت کو بیان فرمایا بس پھر کیا تھا امراء نے تعمیر مدرسہ میں دل کھول کر رقم دی اور غرباء نے اپنے آپ کو مدرسہ کی تعمیر کے لیے پیش کیا بعض نے قلیل اجرت اور بعض نے بلا اجرت نہایت خلوص و محبت اور محنت و تندہی سے اس میں حصہ لیا اور بالآخر ۵۲۵ھ یا ۵۲۸ھ میں مدرسہ نظامیہ کی مہتم بالشان وسیع عمارت تیار ہوگئی اور آپ نے جد و جہد سے درس و تدریس افتاء وعظ کے کام کو شروع فرمایا پھر یہ مدرسہ آپ کے نام مبارک سے منسوب ہو کر مشہور ہوا۔ اس مدرسہ کی تعلیم کو ایسی شہرت حاصل ہوئی کہ دور دراز ملکوں کے طلبہ بھی یہاں آ کر ہر طرح کی ظاہری اور باطنی تعلیم حاصل کرنے لگے اگرچہ حضرت غوثِ اعظم کا مشہور لقب محی الدین یعنی (دین کو زندہ کرنے والا) تھا لیکن جو طلبہ ہر قسم کی صوری و معنوی تعلیم حاصل کر کے اس مدرسہ سے فارغ ہو کر

نکلتے اور مختلف ملکوں میں پھیلتے وہ حضرت کو مختلف ناموں اور مختلف القابات سے یاد کرتے تھے اور یہی نہیں کہ طلبہ بلکہ علماء ومشائخ بھی آپ کو ان القابات سے پکارتے تھے۔ آپ کے علمی، اخلاقی اور روحانی اوصاف اور خصائل پر علماء عظام نے آپ کو بڑے بڑے القابات سے یاد کیا جو یہ ہیں۔ ذوالبیانین، کریم الجدین والطرفین، البرہانین والسلطان، امام الفریقین والطریقین، ذوالراجین والمنہاجین، غوث الثقلین، غوث الاعظم وغیرہ۔ [1]
غرضیکہ آپ سے مستفیض ہونے والے آپ کو طرح طرح کے القابات سے یاد کرتے تھے ہزارہا طلباء آپ سے فیض پاتے رہے بہت سے علماء وفضلاء شرف تلمذ سے مشرف ہوئے ایک خلق کثیر نے آپ کے علم وعرفان سے فیض حاصل کیا جن کی تعداد بے حد وبے شمار ہے۔

تبحر علمی:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے تبحر علمی کا یہ عالم تھا کہ آپ کئی علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے چنانچہ امام ربانی حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی، شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور علامہ محمد بن یحییٰ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ يَتَكَلَّمُ فِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ عِلْمًا. تیرہ علموں میں تقریر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔
علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے

۱۔ قلائد الجواہر ص ۵ / نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۰ / تفریح الخاطر۔

تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام کا علم پڑھتے تھے دو پہر سے پہلے اور بعد کے دونوں وقت تفسیر حدیث فقہ، کلام اصول اور نحو لوگوں کو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ ۱؎

اس سے پتہ چلا کہ آپ نے اپنے مدرسے میں طلبہ کو پڑھانے کے اوقات مقرر کیے ہوئے تھے اور انہی اوقات میں مختلف علوم وفنون پڑھاتے تھے تشنگانِ علم آپ سے علمی پیاس بجھاتے تھے۔ ابوالخشاب علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں عین عالم شباب میں علم نحو پڑھتا تھا اس وقت اکثر لوگوں سے آپ کے اوصاف سننے میں آتے کہ آپ نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں اس لیے میں آپ کے وعظ سننے کا شائق تھا مگر عدیم الفرصتی حائل ہوتی رہی چنانچہ ایک دفعہ لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کہ تم ہمارے پاس رہو تو ہم تمہیں زمانہ کا سیبویہ بنا دیں گے میں نے رضا مندی کا اظہار کیا اور اسی وقت سے ہی آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہنا شروع کر دیا اور عرصہ قلیل میں ہی مجھے آپ کی بارگاہ عالیہ سے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ میں اس عمر تک حاصل نہ کر سکا تھا مسائل نحو یہ وعلوم عقلیہ ونقلیہ جو کہ مجھے اب تک معلوم نہ ہوئے تھے اچھی طرح سے ذہن نشین ہو گئے۔ ۲؎

محدث ابن جوزی کا اعتراف علم:

محدث ابن جوزی کے صاحبزادے شیخ محمد یوسف بیان کرتے ہیں کہ حافظ ابوالعباس

۱۔ طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر / قلائد الجواہر ص ۳۸۔

۲۔ قلائد الجواہر ص ۳۲۔

بغدادی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اور تمہارے والد (محدث ابن جوزی) حضرت غوث الاعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے وہاں کسی قاری نے قرآن کریم کی ایک آیتِ مبارکہ تلاوت کی حضرت نے اس کی تفسیر بیان کی میں نے ابن جوزی سے پوچھا یہ تفسیر تمہارے علم میں تھی انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے دوسری تفسیر بیان فرمائی اس پر میں نے دوبارہ ابن جوزی سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں اس پر بھی آگاہ ہوں حتی کہ آپ نے اس آیت کی گیارہ تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر تفسیر کے بارے میں ابن جوزی کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں اس کے بعد آپ نے اس کی چالیس تفاسیر مع دلائل وسند بیان فرمائیں اور جب ابن جوزی سے میں نے پوچھا تو انہوں نے اقرار کرلیا کہ مجھے ان میں سے کسی کا بھی علم نہیں بلکہ وہ آپ کے اس وسیع علم پر متعجب ہوئے ان تفاسیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف چلتے ہیں اور پڑھا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ بس پھر کیا تھا لوگوں میں ابن جوزی سمیت رقت طاری ہوگئی حتی کہ محدث ابن جوزی نے اس حالت میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔[1]

اس سے پتہ چلا کہ آپ علم وفضل میں بلند مقام پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وقت کے بڑے بڑے محدثین نے آپ کی علمی عظمت کا اعتراف کیا۔

مجمع علوم وفنون:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مجمع علوم وفنون تھے۔تشنگانِ علم دور دراز مقامات سے

۱۔ قلائد الجواہر ص ۳۸ / بہجۃ الاسرار ۱۱۸۔

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی علمی پیاس کو بجھاتے اور آپ کے روحانی فیضان سے بھی مستفیض ہوتے تھے۔ قاضی القضاء ابوعبداللہ محمد بن الشیخ العماد، ابراہیم عبدالواحد المقدسی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ان سے حضرت الشیخ موفق الدین نے بیان فرمایا کہ جب حضرت غوث الثقلین مجمع البحرین رضی اللہ عنہ بغداد تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ علم، عمل، حال اور استغناء کی ریاست کا مرکز بنے ہوئے تھے جب طلبہ آپ کی خدمت عالیہ میں پڑھنے کے لیے حاضر ہوتے تو پھر ان کو کسی دوسرے استاد کی طرف توجہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہ رہتی کیونکہ آپ مجمع علوم وفنون تھے۔[1]

آپ سے پڑھنے کے بعد کسی دوسرے سے نہ پڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ عالم شریعت بھی تھے اور شیخ طریقت بھی لہٰذا جو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا وہ علوم شریعت وطریقت دونوں سے بہرور ہوکر جاتا تھا اسی لیے اسے پھر کسی دوسرے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

فتاویٰ نویسی:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ درس و تدریس اور وعظ وارشاد کے ساتھ ساتھ فتاویٰ نویسی بھی فرماتے تھے دیگر علوم کی طرح علم فقہ میں بھی مہارت رکھتے تھے آپ کو مسائل پر اتنا عبور تھا کہ فتویٰ لکھتے وقت کتاب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور جو جواب آپ لکھتے تھے علماء عراق اسے تسلیم کرتے تھے بڑے بڑے علماء وفضلا میں سے کسی کو آپ کے فتویٰ کے خلاف کلام کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ آپ کے صاحبزادے

۱۔ قلائد الجواہر ص ۶۔

حضرت سید عبدالوہاب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ ۳۳ سال درس وتدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔ [1]

غور کرنے کا مقام ہے کہ جس نے ۳۳ سال فتاویٰ نویسی کی ہو اس کی فقہ میں مہارت کا کیا عالم ہوگا اور اس طویل مدت میں بے شمار مسائل آپ کے سامنے آئے ہوں گے اور آپ نے ان کے متعلق فتوے صادر فرمائے ہوں گے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''علماء عراق اور گرد و نواح کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس فتوے آتے آپ بغیر مطالعہ تفکر اور غور و خوض کے جواب باصواب دیتے حاذق علماء اور بہت بڑے فضلا میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی''۔ [2]

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں ''علماء عراق کے سامنے آپ کے فتاویٰ پیش ہوتے تو ان کو آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا اور وہ پکار اُٹھتے تھے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی عظمت سے نوازا''۔ [3]

آپ حنبلی تھے لیکن چاروں فقہی مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں فتویٰ دیتے۔ [4]

اس سے پتہ چلا کہ آپ کو چاروں فقہی مذاہب پر کتنا عبور تھا ورنہ عام طور پر علماء جس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں صرف اس کے متعلق فتویٰ دیتے ہیں آپ کا چاروں کے متعلق فتویٰ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ چاروں مذاہب اور ان سے متعلقہ مسائل

۱۔ اخبار الاخیار ص ۱۵، قلائد الجواہر ص ۱۸۔۔۔ ۲۔ اخبار الاخیار فارسی ص ۱۱، مطبوعہ دیوبند، تحفہ قادریہ ص ۸۶
۳۔ طبقات الکبریٰ عربی جلد ۱، ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر۔۔۔ ۴۔ بہجۃ الاسرار ص ۹۵۔

آپ کی نظروں کے سامنے تھے اور آپ ان پر مکمل عبور رکھتے تھے'' بالعموم شافعی و حنبلی مذہب کے مطابق فتوے دیتے علماء عراق آپ کے فتویٰ پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے''۔[1]

ایک عجیب مسئلہ:

بلادِ عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کرتا ہوگا اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی تو اس صورت میں کونسی عبادت کرنی چاہیے۔ اس سوال سے علماء عراق حیران و ششدر رہ گئے اور اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے اور اس مسئلے کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں انہوں نے پیش کیا تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ میں چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لیے خالی کرائے اور تنہا طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ فَاعَجَبَ عُلَمَاءُ الْعِرَاقِ وَکَانُوْا قَدْ عَجَزُوْا عَنِ الْجَوَابِ۔ پس اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔[2]

اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیسی ذہانت عطا فرمائی تھی کہ وہ مسئلہ جس کو حل کرنے میں علماء عراق عاجز ہو گئے آپ نے فوراً حل فرما دیا اور وہ سب آپ کی علمیت و

۱۔ طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۰۹۔۔۔ ۲۔ طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۷ / اخبار الاخیار فارسی ۱۷۔ قلائد الجواہر ص ۳۸ / تحفہ قادریہ ص ۸۷۔

ذہانت اور فہم وفراست کے قائل ہو گئے اور حقیقت میں دیکھا جائے تو اس جواب کے علاوہ اس سوال کا دوسرا کوئی جواب ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ طواف کے علاوہ کوئی دوسری عبادت ایسی ہے ہی نہیں جس میں کوئی شریک نہیں ہوگا اس طرح اس کی قسم پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی طلاق سے بچ جائے گی۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا۔ **كان له اليد الطولىٰ في الحديث و الفقه و الوعظ و علوم الحقائق.** آپ علمِ حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ [1]

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے علم کا امتحان:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے علم وعرفان کی شہرت جب دور دراز کے ملکوں اور شہروں میں ہوئی تو بغداد شریف کے اجلاء فقہا میں سے ایک سو فقہا آپ کے علم کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے اور ان فقہا میں سے ہر ایک فقیہ بہت سے پیچیدہ مسائل لے کر حاضر ہوا جب وہ سب فقہا بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی گردن مبارک جھکالی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو ان سب فقہا کے سینوں پر پڑی جس سے ان کے دلوں میں جو جو سوالات تھے وہ سب سلب ہو گئے وہ سب سخت پریشان اور مضطرب ہوئے سب نے مل کر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اپنی پگڑیاں پھینک دیں **ثم صعد الكرسي و اجاب الجميع عما كانا عندهم**

---

[1] قلائد الجواہر ص ۸۔

فاعترفوا بفضلہ ۔اس کے بعد آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اوران کے سوالات (جو اپنے دلوں میں لے کر حاضر ہوئے تھے) کے جوابات ارشادفرمائے جس پر سب فقہانے آپ کے علم وفضل کا اعتراف کیا۔ [1]

اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کوظاہری علم کے ساتھ ساتھ باطنی علم بھی عطا فرمایا تھا۔اسی لیے آپ نے اپنے کشف سے جان لیا کہ یہ لوگ کیا سوالات لے کر آئے ہیں پھر آپ نے ان کے ذہنوں سے وہ سوالات سلب کر لیے اور پھر خود ان کے جوابات ارشادفرمادیئے۔

وعظ وتبلیغ:

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد مسند تدریس پر رونق افروز ہو چکے تھے۔تشنگانِ علوم مختلف مما لک سے آپ کی بارگاہ میں کسبِ علم کے لیے حاضر ہورہے تھےاورآپ اپنے علم اورروحانیت سےان کی علمی پیاس کو بجھارہے تھےلیکن خطاب نہیں فرماتے تھے کہ ایک دن ایک عجیب واقعہ رونما ہوا جس کے بعد آپ نے خطاب فرمانا شروع کیا۔چنانچہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حالت بیداری میں شہنشاہِ کون ومکاں ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا''اے میرے بیٹےتم وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے ؟''میں نے عرض کیا اے میرے آقا ﷺ میں ایک عجمی ہوں فصحاء بغداد کے سامنے کس طرح

۱۔(ا) جامع کرامات اولیاء اللعلامۃ النبھانی جلد۱ص۱۰۲ (ب) قلائدالجواہرص۳۳،(ج) طبقات الکبریٰ جلد۱ ص۱۲۸سطر۱۴تا۱۷(د) نزہۃ الخاطر الفاطرص۲۸،۲۹(ذ) تفریح الخاطرص۵۱(ر) تحفہ قادریہ ص۴۷،۵۷

تقریر کروں سرکار ﷺ نے فرمایا "اپنا منہ کھولو" میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے منہ کھولا آپ نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا پھر فرمایا جاؤ اب وعظ و نصیحت کیا کرو اور لوگوں کو نیکی کی دعوت دو۔ غوثِ اعظم فرماتے ہیں پھر میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا بیٹا اپنا منہ کھولو میں نے آداب بجالاتے ہوئے اپنا منہ کھولا تو مولائے کائنات نے چھ مرتبہ میرے منہ میں لعاب ڈالا دیا اور فرمایا جاؤ وعظ و نصیحت کرو میں نے عرض کیا حضور والا آپ نے سات مرتبہ منہ میں لعاب کیوں نہیں ڈالا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ادباً رسول اللّٰہ یعنی رسولِ پاک ﷺ کے ادب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خلعت پہنائی آپ نے عرض کیا یہ کیسی خلعت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے جو کہ اقطاب اولیاء سے مخصوص ہے۔ غوث اعظم فرماتے ہیں کہ ان فیوض و برکات سے میں نے حقائق و معارف کو جان لیا حلقہ ارادت وسیع ہو گیا ارادت مند اطاعت و عبادت کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے آباد کرنا شروع کر دیا۔ [1]
بس پھر کیا تھا آپ کا سینہ علوم و معارف کا خزینہ بن گیا غور کرنے کا مقام ہے کہ جس کے دہن میں رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن ہو مولیٰ علی کا لعاب دہن ہو اس کا سینہ علوم و معارف کا خزینہ نہ ہو تو پھر کس کا ہو۔

شیخ عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بتایا

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۲۵، ۲۶ / قلائد الجواہر ص ۱۳ / سفینۃ الاولیاء ص ۶۴ / تحفہ قادریہ ص ۸۳۔

کہ ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے پھر جب شہرت ہوئی تو میرے پاس خلقت کا ہجوم آنے لگا اس وقت میں بغداد شریف کے محلّہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھا کرتا تھا لوگ رات کو مشعلیں اور لالٹین لے کر آتے تھے پھر اتنا مجمع ہونے لگا کہ عیدگاہ بھی لوگوں کے لیے ناکافی ہوگئی اس وجہ سے باہر بڑی عیدگاہ میں منبر رکھا گیا لوگ دور دراز سے کثیر تعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اُونٹوں پر سوار ہو کر آتے تقریباً ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔ [۱]

اس سے پتہ چلا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وعظ سننے کے لیے لوگ دور دراز مقامات سے آتے تھے اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان بن کر جاتے تھے ہزاروں کا مجمع ہوتا تھا لیکن ہر شخص آپ کی آواز کو بآسانی سن سکتا تھا چنانچہ معتبر کتب میں لکھا ہے کہ " آپ کی مجلس میں باوجود یہ کہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا لیکن آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی اُتنی ہی دور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والے حضرات یکساں آپ کی آواز مبارک بالکل صاف سنتے تھے۔ [۲]

آپ کے صاحبزادے سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ۵۲۱ھ سے ۵۷۱ھ تک ۵۰ سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمایا۔ [۳]

آپ علوم و فنون کی تدریس میں مشغول رہتے تھے لیکن ہفتے میں تین دن آپ نے وعظ و نصیحت کے لیے مختص کیے تھے اور ان دنوں میں آپ وعظ فرمایا کرتے تھے آپ کے صاحبزادے سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " میرے والد ہفتے میں تین دن

۱۔ بہجۃ الاسرار ص۹۲ / قلائد الجواہر ص۱۲،۱۳ / سفینۃ الاولیاء ص۶۴ / تحفہ قادریہ ص۸۳۔

۲۔ قلائد الجواہر ص۷۴ / بہجۃ الاسرار ص۹۴۔۔۔۳۔ اخبار الاخیار ص۱۵ / قلائد الجواہر ص۱۸۔

وعظ فرمایا کرتے تھے جمعہ اور منگل کی صبح کو اپنے مدرسے میں جبکہ اتوار کی صبح کو اپنی خانقاہ میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ [1]

مجمع کی کیفیت:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جب تقریر فرماتے تو مجمع کی عجیب کیفیت ہوتی تھی آپ کی تقریر کے دوران نا تو کسی کو تھوک آتا تھا نہ ہی کھنکارتا تھا اور نا ہی کسی سے کلام کرتا تھا کسی فرد کو مجمع میں سے کھڑے ہونے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی آپ کی تقریر دلپذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہوتی تھی۔ [2]

یقیناً یہ آپ کی روحانیت تھی کہ پورا مجمع جامد و ساکت ہو کر بیٹھتا تھا اور آپ کے ارشادات کو سن کر اپنے اعمال و افعال کو درست کرتا تھا آپ کی زبان میں اتنا اثر تھا کہ جب آپ خطاب فرماتے تو آپ کی بات لوگوں کے قلوب و اذہان میں اتر جاتی تھی آپ کی تقریر سن کر غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوتے اور گنہگار سچے دل سے تائب ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتے تھے۔ ''حضرت شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ کی مجالس شریفہ میں کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں یہود و نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا ڈاکو، قزاق، قاتل النفس، مفسد اور بد اعتقاد لوگ آپ کے دست حق پرست پر توبہ نہ کرتے ہوں''۔ [3]

آپ نے پوری زندگی درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں گزاری آپ کی ذات والا

۱۔ قلائد الجواہر ص ۳۳ / المکتبہ الزہریہ للتراث قاہرہ۔۔۔ ۲۔ قلائد الجواہر ص ۴۷، ۳۸ / بہجۃ الاسرار ص ۹۴۔۔۔ ۳۔ بہجۃ الاسرار ص ۹۶ / قلائد الجواہر ص ۱۸ / اخبار الاخیار فارسی ص ۱۹۔

صفات سے دینِ اسلام کو بڑا عروج وفروغ حاصل ہوا ملکِ شام کے ایک اسکالر ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی لکھتے ہیں کہ ''ہم بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی زندگی کو دوحصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلا حصہ ۴۸۸ھ میں آپ کی بغداد آمد سے ۵۲۱ھ میں مسند وتدریس پر فائز ہونے سے لے کر ۵۶۱ھ میں آپ کے وصال تک ہے اور یہ علم کے چراغ جلانے تعلیم دینے اور وعظ وارشاد کا مرحلہ ہے۔ [۱]

حضرت غوث الاعظم کا علمی مقام اکابرین امت کی نظر میں:

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام کو اُمت کے جید علماء، صوفیاء، محدثین، فقہاء اور آئمہ نے تسلیم کیا اور آپ کی علمی وروحانی عظمت کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ ان نفوس قدسیہ کا آپ کے علمی وروحانی مقام کو تسلیم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو علوم ظاہری وباطنی پر مکمل پر دسترس عطا فرمائی تھی۔ ہم یہاں چند آئمہ کے اقوال پیش کر رہے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا علمی مقام کیا تھا۔

شارح مسلم حضرت امام محی الدین نووی علیہ الرحمہ آپ کے علم وفضل کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ '' آپ ریاستِ علمی عملی میں انتہا درجہ کو پہنچے ہوئے تھے بدعتوں سے آپ کو سخت نفرت تھی شعائر اللہ اور احکام شرعیہ کی اگر کوئی ذرہ بھر بھی توہین کرتا تو آپ غضبناک ہوجاتے آپ اعلیٰ درجہ کے سخی، کریم النفس اور یگانہ روزگار تھے''۔ [۲]

۱۔الشیخ عبد القادر جیلانی، الامام الزاهد القدوة ، ڈاکٹر عبد الرزاق الگیلانی حزب القادریہ لاہور پاکستان ۱۴۱۸ھ۔۔۔۲۔قلائد الجواہر ص ۳۷ تا ۳۸۔

حضرت حافظ زین الدین علیہ الرحمہ:

حضرت حافظ زین الدین بن رجب اپنی کتاب طبقات میں بیان کرتے ہیں کہ آپ شیخ وقت زمانہ کے سب سے بڑے علامہ مشائخ کے بادشاہ اور اہلِ طریقت کے شہنشاہ تھے اہل سنت و جماعت نے آپ کی ذات والا صفات سے بہت تقویت حاصل کی اور اہلِ بدعت نے ذلت اُٹھائی ۔[1]

حضرت امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بیک وقت تیرہ علوم میں گفتگو فرماتے اور آپ کے مدرسہ میں آپ سے صبح و شام طلبہ مختلف علوم وفنون پر درس لیتے تھے مثلاً تفسیر، حدیث، تصوف وغیرہ اور آپ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے ۔[2]

حضرت حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمہ:

حضرت حافظ عماد الدین نے اپنی تاریخ میں فرمایا کہ آپ علم حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں ید طولیٰ رکھتے تھے ۔[3]

حضرت امام ابن قدامہ علیہ الرحمہ:

حضرت امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم ۵۶۱ھ میں جب بغداد گئے تو ہماری ملاقات سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے

۱۔ قلائد الجواہر ص ۵۷ ۔۔۔ ۲۔ طبقات الکبریٰ جلد اص ۱۲۷ مطبوعہ مصر / قلائد الجواہر ۳۸۔
۳۔ قلائد الجواہر ص ۸۔

ہوئی ہم نے آپ کو علم، عمل، حال اور فتویٰ کا تاجدار پایا آپ میں علوم کے اجتماع اور آپ کی بے پناہ شفقت کی وجہ سے طالب علم اس طرح آپ کا گرویدہ ہوجاتا کہ وہاں سے کسی اور جگہ جانے کا تصور بھی نہ کرتا آپ کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے اوصافِ جمیلہ اور احوالِ عزیزہ کو اس طرح جمع فرمادیا کہ میں نے آپ کے بعد آپ کی مثل کسی کو نہیں پایا۔[1]

تصانیف مع تفصیل:

تصانیف علماء کا علمی سرمایہ ہوتی ہیں اور ان کی یادگار کے طور پر باقی رہتی ہیں۔ وہ اپنی تصانیف کے ذریعے اپنے علم کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور یہ علم ان کے زمانے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ بعد والے بھی ان سے مستفیض ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات جامع کمالات تھی آپ علم و روحانیت کا مرکز تھے۔ ریاضت ومجاہدات کے بعد جب مسند رشد و ہدایت پر رونق افروز ہوئے تو تبلیغ کے تینوں طریقوں کو اپنایا تدریس، تقریر اور تحریر، تدریس وتقریر کے متعلق ہم گذشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔ آپ نے تحریر پر بھی خصوصی توجہ فرمائی آپ کی تصانیف علمیت و روحانیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں جو تاثیر آپ کی زبان میں تھی وہی تاثیر آپ کے قلم سے نکلے ہوئے ہر الفاظ میں ہے آج بھی جب آپ کی تصانیف کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ غوث پاک واعظ ونصیحت فرمارہے ہیں اور ہم ان کے واعظ کو باادب بیٹھے سن رہے ہیں۔

ا۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۱۸۔

غنیۃ الطالبین:

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف کتاب ہے۔اس میں شریعت و طریقت کے مسائل تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں جن میں بنیادی مسائل سے لے کر نماز،روزہ،حج،زکوۃ،صدقات،قربانی،رمضان المبارک کے فضائل،اعتکاف،عیدین کے علاوہ مریدین کی تربیت،مرید کا پیر کے ساتھ تعلق،آداب شیخ،آداب مرید آدابِ سماع،مجاہدہ،مکاشفہ،مراقبہ،توکل،صبر وشکر،رضااور صدق وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔یہ کتاب عربی میں ہے اس کے فارسی میں بہت سے تراجم ہو چکے ہیں جن میں علامہ عبدالحکیم قادری سیالکوٹی کا ترجمہ بہت مشہور ہے۔

مؤرخِ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری اپنی کتاب ''تذکرۂ مشائخِ قادریہ'' میں لکھتے ہیں ''علاوہ ازیں اس کتاب کے اردو میں بھی بے شمار تراجم ہو چکے ہیں۔خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ علامہ سیالکوٹی نے قطب دوراں حضرت شاہ بلاول قادری لاہوری کے ارشاد کی تعمیل میں اور حضرت پیرانِ پیر کی روحانی اجازت سے اس کتاب کا ترجمہ کیا اور شہنشاہ جہانگیر وشاہجہاں کے درباروں میں اسی ترجمہ کی وجہ سے بہت عزت وناموری پائی''۔[1]

بعض اہلِ علم حضرات نے اس کی چند عبارات پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ حضرت شیخ کی عبارت نہیں غالباً بعد میں شامل کی گئیں ہیں اور بعض حضرات نے اسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ہی تسلیم نہیں کیا۔ان کا کہنا یہ ہے کہ اس کی اور فتوح الغیب

۱۔حوالہ تذکرۂ مشائخ قادریہ مؤلف محمد دین کلیم قادری۔ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

کی عبارات میں بڑا فرق ہے۔(واللہ اعلم)

فتوح الغیب:

یہ بھی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مشہور کتاب ہے اس کتاب میں آپ کے ۸۳ مواعظ حسنہ جمع کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۸۱ھ میں استنبول سے شائع ہوئی۔اس میں علم تصوف ومعرفت پر گفتگو کی گئی ہے اور قرآنی اسرار ورموز بیان کیے گئے ہیں۔ جب ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو پڑھنے والے پر کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ایمان کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ایک قول کے مطابق یہ کتاب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سید محمد عیسیٰ الجیلانی کی تعلیم کے لیے تصنیف فرمائی۔اس کا فارسی ترجمہ شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔اردو تراجم میں مولانا ابوالحسن سیالکوٹی ،نواب صدیق خاں بھوپالی ،مولانا محمد عالم کاکوروی اور مفتی محمد یوسف بندیالوی صاحب کے تراجم مشہور ہیں۔

فتح الربانی الفیض الرحمانی:

یہ کتاب ۶۳ خطبات پر مشتمل ہے اس میں بہت سے اسرار رموز بیان کیے گئے ہیں جن کو پڑھ کر قلبی سکون حاصل ہوتا ہے اور روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔آپ کے نواسے حضرت شیخ عفیف الدین مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ان خطبات کو بہت خوبصورت انداز میں ترتیب دیا ایک روایت کے مطابق اس کتاب میں خطبات جمع کیے گئے ہیں۔ اس

کتاب کے بھی فارسی اور اردو میں بہت سے تراجم ہوئے جن میں شیخ رشید رضا مصری کا ترجمہ بہت مشہور ہے۔

مکتوباتِ غوث صمدانی:

یہ کتاب حضرت شیخ کے فارسی مکتوبات پر مشتمل ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں مختلف شخصیات کو تحریر فرمائے اور انہیں شریعت وطریقت پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ان مکتوبات میں بھی طریقت ومعرفت کے اسرار ورموز بیان کیے گئے ہیں

یواقیت الحکم جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر:

اس کتاب میں آپ کے ملفوظات جو علمی جواہر ہیں وہ بیان کیے گئے ہیں۔افتخار احمد حافظ قادری اپنی کتاب الباز الشہب (سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کے صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں کہ ''کتاب مذکور کا قلمی نسخہ بغداد شریف **دار صدام للمخطوطات** میں موجود ہے۔یہ کتاب بھی آپ کی علمی مجالس پر مشتمل ہے''۔[۱]

مولداً النبی ﷺ:

رسالہ مولداً النبی ﷺ عربی میں ہے۔عرصہ دراز تک یہ رسالہ اہل علم کی نظروں سے پوشیدہ رہا۔سعودی عرب کے شہر ریاض میں قائم کنگ سعود یونیورسٹی کی آن لائن ڈیجیٹل لائبریری سے اس مخطوطے کو علامہ محمد عمر حیات قادری زید مجدہ نے انٹرنیٹ کے ذریعے مخطوطات میں سے اس مخطوطے کو دریافت کیا۔میرے رفیقِ محترم فاضلِ جلیل عالمِ نبیل

۱۔حوالہ الباز اشہب (سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ) مؤلف افتخار احمد حافظ قادری۔

حضرت علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری زادہ اللہ علما وشرفا وقدرا نے اس کا ترجمہ نہایت سلیس اردو زبان میں کیا ہے۔موصوف جید عالم دین ہیں اور عربی زبان پر ماہرانہ دسترس رکھتے ہیں آپ نے بڑی عقیدت ومحبت سے یہ ترجمہ کیا ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے تو یقیناً بے جانہ ہوگا کہ آپ نے اس کی ترجمانی کا حق ادا کردیا آپ کے والد گرامی استاذ العلماء شرفِ ملّت حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت سی کتب کے مصنف، مؤلف اور مترجم تھے۔آپ شیخ الحدیث بھی تھے آپ کے تلامذہ کی کثیر تعداد موجود ہے۔ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زید مجدہ نے اپنے والدِ گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس سلسلے کو جاری رکھا اس سے قبل آپ حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ اور بے مثال شخصیت پر کیے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ایک اہم کتاب **السیف الربانی فی عنیق المعترض علی الغوث الجیلانی** کا ترجمہ کرچکے ہیں یہ سب غوثِ پاک قدس سرہ کے کرم کا ایک تسلسل ہے جو ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی پر ہو رہا ہے اسی لیے انہیں اس رسالے کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔مترجم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ کسی بھی عبارت کا ترجمہ اس انداز سے کرے جس طرح مصنف نے اُسے تحریر کیا ہے یعنی اُس عبارت کے معانی ومفاہیم کو بعینہٖ اسی انداز میں بیان کردے اور یہ خوبی ڈاکٹر سدیدی صاحب میں بدرجہ اتم موجود ہے۔فقیر نے جب ترجمہ کے ساتھ ملحق اصل عربی نسخہ اور پھر اس کا ترجمہ دیکھا تو ان دونوں میں کافی مماثلت پائی

غوث پاک قدس سرہ کی تحریر سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ کسی عام انسان کی نہیں ہے بلکہ کسی مردِ حال وقال کی تحریر ہے۔اس میں علم بھی ہے اور روحانیت بھی، عشق بھی ہے اور محبت بھی، عربی کی فصاحت وبلاغت بھی اور ایمان کی حلاوت بھی۔حضور ﷺ کی عظمت وشان کو قرآنی آیات کے ذریعے ایک تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ علم وروحانیت اور معرفت کا ایک دریا بہہ رہا ہے۔غوث پاک اپنے مقدس ہاتھوں سے عشق ومحبتِ رسول ﷺ کے جام بھر بھر کر پلا رہے ہیں اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آپ کی قرآن پر کتنی گہری نظر تھی کہ قرآن کے بحر ذخار سے موتی چن کر اس رسالے کو ایسا مزین کیا کہ عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی میرے غوث کے مبارک قلم سے نکلے ہوئے الفاظ آج بھی اس رسالے مولداً النبی ﷺ کی صورت میں چمک رہے ہیں اور اہلِ طریقت و اہلِ محبت کے قلوب واذہان کو جگمگا رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی اس رسالے کو پڑھے گا وہ اپنے قلب میں ایمان کی حلاوت اور عشق رسول ﷺ کی روشنی محسوس کرے گا۔مبارک باد کے مستحق ہیں ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زادہ اللہ علمہ وعرفانہ جنہوں نے حضور غوث پاک قدس سرہ کے اس رسالے کے ترجمہ کی سعادت حاصل کی اور عوام الناس کو اس سے استفادہ کا موقع فراہم کیا۔فقیر یہ سمجھتا ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب پر حضور غوث پاک قدس سرہ کا کرم ہے کہ انہیں اس کام کے لیے منتخب فرمایا گیا۔

ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

اس رسالے مولداًالنبی ﷺ کا اردو ترجمہ ''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند'' کے نام سے صفہ فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کیا ہے جو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں شاندار اضافہ ہے۔

قصیدہ غوثیہ:

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ۱۴ قصائد ہیں جن میں قصیدہ غوثیہ کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ ویسے تو وہ تمام قصائد فصاحت و بلاغت کا سمندر ہیں لیکن قصیدہ غوثیہ کی بات ہی الگ ہے کیونکہ یہ شیخ نے جذب کی کیفیت میں لکھا۔ اس کے بہت سے ترجمے اور شرحیں لکھی گئی ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا کہ ''اگر کوئی شخص غوث پاک کی توجہ حاصل کرنا چاہے تو قصیدہ غوثیہ کو اپنے ورد میں رکھے''۔

تفسیر جیلانی:

یہ تفسیر عربی زبان میں ہے چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں سورۂ فاتحہ سے سورۂ مائدہ تک کی تفسیر ہے۔ یہ جلد ۴۸۵ صفحات پر مشتمل ہے اس کی تخریج و تحقیق مشہور عالم دین السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسنی الحسینی التیلانی المجز رقی نے کی ہے دوسری جلد میں سورۂ الانعام سے سورۂ ابراہیم تک کی تفسیر ہے۔ یہ جلد ۵۴۴ صفحات پر مشتمل ہے تیسری جلد میں سورۂ حجر سے سورۂ نور تک کی تفسیر ہے۔ یہ جلد ۵۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ چوتھی جلد میں سورۂ الفرقان سے سورۂ یٰسین تک کی تفسیر ہے۔ یہ جلد ۵۱۹ صفحات پر مشتمل

ہے پانچویں جلد میں سورۂ صافات سے سورۂ واقعہ تک کی تفسیر ہے۔ یہ جلد ۵۱۱صفحات پر مشتمل ہے۔چھٹی جلد میں سورۂ الحدید سے سورۂ الناس تک کی تفسیر ہے۔آخر میں قصیدہ مناجات، باسماء الحسنٰی ،قصیدہ الخمریہ شامل ہیں اور یہ جلد ۵۰۱صفحات پر مشتمل ہے۔
اس میں آپ نے قرآن مجید فرقان حمید کی آیات بینات کی بہترین تفسیر کی ہے اور بعض مقامات پر قرآنی اسرار ورموز بیان فرمائے ہیں۔ یہ تفسیر دیگر تفاسیر سے مختلف ہے کیونکہ اس میں شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ تفسیر مرکز الجیلانی للبحوث العلمیۃ اسطنبول سے شائع ہوئی ہے۔یہ تفسیر شام،مصر،عرب امارات اور لبنان میں دستیاب ہے۔

سرالاسرار ومظاہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار:

تصوف کے موضوع پر ایک بے مثل کتاب ہے۔اس کا ایک قلمی نسخہ ''قادریہ لائبریری'' بغداد شریف اور ایک نسخہ'' مکتبہ دار صدام''میں بھی موجود ہے۔[1]

یہ وہ کتب ہیں جن کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علمیت وروحانیت کے کس مقام پر فائز تھے آپ نے ان کتب میں شریعت وطریقت کے متعلق تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔اور راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لیے طریقت کے اصول اور ہدایات تحریر فرمائی ہیں یقیناً یہ کتب اہل شریعت وطریقت کے لیے ایک انمول تحفہ ہیں۔

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....

۱۔حوالہ الباز اشہب صفحہ ۱۴۷۔

ملفوظاتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ کی ذات والا صفات اہلِ تصوف ومعرفت کے لیے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے آپ نے اپنے جدِ اعلیٰ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے حکم کے مطابق رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا ابتداء میں چند لوگ آپ کا وعظ سننے کے لیے آئے پھر روز بروز ان میں اضافہ ہوتا گیا آپ نے مدرسہ سے وعظ کا سلسلہ شروع کیا کچھ روز بعد مدرسہ کی جگہ تنگ ہوگئی پھر آپ نے جامع مسجد میں وعظ کرنا شروع کیا وہاں بھی لوگوں کی اتنی کثرت ہوئی کہ جگہ نہ رہی بالآخر ایک وسیع میدان میں آپ کا منبر رکھا گیا جہاں رونق افروز ہوکر آپ تقریر فرماتے تھے لوگ دور دراز مقامات سے اونٹوں پر گھوڑوں پر خچروں پر مختلف سواریوں پر اور پیدل آپ کا ایمان افروز بیان سننے کے لیے آتے تھے۔ معتبر روایات کے مطابق آپ کی مجالسِ وعظ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔ آپ کے سینہ اقدس میں علوم ومعارف کا ایک سمندر موجزن تھا جب خطاب فرماتے تھے تو آپ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سامعین کے قلوب پر اثر کرتا تھا لوگ کفر وشرک سے تائب ہوکر سچے مسلمان بن جاتے۔ جب آپ خطاب فرماتے تو کثیر تعداد میں علماء قلم ودوات لے کر بیٹھتے اور آپ کے ملفوظات کو لکھتے آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب الجیلانی فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں چار

سو علماء کی دواتیں شمار کی گئیں جو آپ کے ملفوظات کو نقل کرتے تھے۔[1]

اس سے پتہ چلا کہ آپ کی مجالسِ واعظ میں علماء صوفیاء کثرت سے شرکت کرتے تھے اور وہ ملفوظات جو ایک علمی و روحانی خزانہ تھے ان کو تحریر کرتے تھے۔ آپ کے ان ملفوظات کا عوام کے دلوں پر کیا اثرات ہوتے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''میری تمنا تھی کہ میں صحراؤں اور بیابانوں میں رہوں جیسے ابتدائی دور میں تھا کہ نہ میں مخلوق کو دیکھتا اور نہ لوگ مجھے دیکھتے پھر اللہ بزرگ برتر نے ارادہ فرمایا کہ میرے ذریعے مخلوق کو نفع پہنچے پس میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں افراد نے گناہوں سے توبہ کی''۔[2]

مشائخ کی صحبت:

راہِ سلوک طے کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''تمہیں سب سے پہلے مشائخ کی صحبت کی ضرورت ہے اور نفس طبیعت اور ما سواء اللہ کو ختم کرنے کی ضرورت ہے ان کے دروازے سے چمٹ جاؤ (یعنی مشائخ کے) پھر ان سے الگ ہو اور اپنے عبادت خانہ میں اللہ کے حضور تنہائی اختیار کر لو جب یہ مکمل ہو جائے تو اللہ کے اذن سے حق کے رہنما اور ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے''۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا ''تمہیں ایک شیخ کی ضرورت ہے جو حکمت والا ہو اللہ کے احکام پر عمل کرنے والا ہو جو تمہیں مہذب بنائے تمہیں علم سکھائے اور تمہیں نصیحت کرے''۔[3]

۱۔ الشطنوفی نور الدین ابو الحسن بہجۃ الاسرار ص ۹۵ مطبوعہ، مصطفیٰ البابی الحلبی ۱۳۳۰ھ۔

۲۔ قلائد الجواہر ص ۱۹۔۔۔ ۳۔ الجیلانی الشیخ السید عبد القادر، غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۶۳ مطبوعہ دمشق۔

آپ کے ارشاد مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ سالکین کے لیے مشائخ کی صحبت بے حد ضروری ہے بغیر صحبت کے وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ بزرگانِ دین کی صحبت سالک کے باطن کو سنوار دیتی ہے اور جب انسان کا باطن درست ہو جائے تو ظاہر خود بخود درست ہو جاتا ہے اس لیے طالبان راہِ سلوک کے لیے لازم ہے کہ وہ مشائخ کی صحبت اختیار کریں

علم و عمل:

یکم شعبان ۵۴۵ھ کو ایک بار اپنے مدرسہ کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''علم سیکھو اور اس پر عمل کرو اخلاص پیدا کرو اپنے نفس اور جملہ مخلوق سے محروم ہو جاؤ۔ اللہ اللہ کہو اور باقی سب چھوڑ دو''۔ [1]

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد حقیقت میں اُن لوگوں کے لیے ہے جو علم کو کافی سمجھتے ہیں اور عمل سے گریز کرتے ہیں۔

ایک مقام پر فرمایا ''اے جوان! زبانی فقہ قلبی عمل کے بغیر تمہیں ایک قدم بھی حق کی طرف آگے نہیں کر سکتا کیونکہ اعمال کی بنیاد توحید پر ہے اور جس کے ہاں توحید نہیں اور نہ ہی اخلاص اس کا کوئی عمل معتبر نہیں اپنے عمل کی بنیاد توحید اور اخلاص پر مضبوط رکھو''۔ آپ نے فرمایا ''جو علم کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ جاہل ہے اگر چہ وہ علوم کے متون و معانی کا حافظ ہو''۔ [2]

ایک مجلس میں فرمایا ''اے علوم والے! عمل کے بغیر محض علم کے نام پر قناعت کرے گا تو یہ

۱۔ الفتح الربانی ص ۴۸۔۔۔ ۲۔ نفس المصدر ص ۱۷۰، ۱۷۹۔

تمہیں کیا نفع دے گا جب کہ تم کہتے ہو کہ میں عالم ہوں تم جھوٹ بولتے ہو۔ عجب بات ہے تمہارا نفس کیسے خوش ہوتا ہے اور جب کہ تم دوسرے کو ایسی بات کا حکم کرتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ. (سورۃ الصف) تمہارے لیے ہلاکت ہو لوگوں کو سچائی کا حکم دیتے ہو اور خود جھوٹ بولتے ہو، انہیں توحید کا درس دیتے ہو اور خود شرک کرتے ہو، انہیں اخلاص کی نصیحت کرتے ہو اور خود ریاکار اور منافق ہو، لوگوں کو کہتے ہو کہ گناہ چھوڑ دو خود گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو تم نے علم کے ساتھ دھوکہ کیا امانت کو ضائع کیا اور اللہ کے ہاں تمہارا نام خیانت کرنے والوں میں لکھا گیا میرے خیال میں توبہ اور اس پر ثابت قدمی کے علاوہ تمہاری کوئی دوا نہیں''۔ [1]

مبلغین کے لیے نصیحت:

آپ اپنے مریدین کی ظاہری و باطنی تربیت فرما کر انہیں تبلیغِ دین کے لیے مختلف ملکوں شہروں اور علاقوں کی طرف روانہ کرتے تو انہیں نصیحت فرماتے ہوئے کہا کرتے کہ وہاں جا کر کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ آپ نے مریدین میں سے کثیر تعداد کو مبلغینِ اسلام بنا کر تبلیغ کے لیے تیار کیا جنہوں نے تبلیغِ دین کا فریضہ نہایت احسن طریقے سے انجام دیا ایک مرتبہ مبلغین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''وہاں جا کر امراء کی ملازمت نہ کرنا کسی امیر کا وظیفہ قبول نہ کرنا ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھنا غرور و تکبر سے بچنا وقت کی پابندی کرنا کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کو تھامے رکھنا۔ شرع کی حدود سے تجاوز نہ

۱۔ نفس المصدر ص ۲۶۹۔

کرنا سادہ زندگی گزارنا تبلیغ حق میں کسی مصیبت یا رکاوٹ سے دل برداشتہ نہ ہونا غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرنا دنیاوی عزت اور نمود و نمائش سے پرہیز کرنا اطاعتِ خداوندی کو عادت بنانا۔ تمہاری ہر آرزو اللہ کے لیے ہو ارکانِ خمسہ پر عمل کرنا کیونکہ اس سے بڑا محبوب عمل اللہ کے نزدیک اور کوئی نہیں اللہ کی چوکھٹ کو نہ چھوڑنا جس کا دروازہ بند نہیں ہوتا''۔[1]
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشادِ گرامی مبلغین کے لیے مشعلِ راہ ہے اگر آج کے مبلغین آپ کے اس ارشاد مبارک پر عمل کریں تو یقیناً کامیاب ہوں گے اور ان کی تبلیغ میں اثر ہوگا اور صحیح معنوں میں وہ اسلام کی تبلیغ کا حق ادا کرسکیں گے۔ مبلغین کو چاہیے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد مبارک کو بار بار پڑھیں، یاد کریں اور اس پر عمل کریں کیونکہ اس میں مبلغین کے لیے مکمل ہدایت ہے۔

عمل میں اخلاص:

ایک مجلس میں علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اے مدعی علم! عمل کے بغیر تمہارے علم کا کوئی اعتبار نہیں اور اخلاص کے بغیر تمہارے عمل کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ اخلاص کے بغیر عمل ایک جسم ہے بغیر روح کے''۔[2]
آپ کے اس ارشادِ گرامی سے پتہ چلتا ہے کہ عمل کے بغیر علم بے کار ہے اور اخلاص کے بغیر عمل بے کار یعنی علم حاصل کرنے کے بعد اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس علم کا کوئی فائدہ نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ علم پر عمل کیا جائے اور جو بھی عمل کیا جائے وہ اخلاص کے

۱۔ تاثر العارفین ص ۱۱۵۔
۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ساتھ ہوتا کہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو۔

اخلاص کی علامت:

پہلے عمل میں اخلاص پیدا کرنے کا حکم دیا اب اخلاص کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''تمہارے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تم لوگوں کی مدح وذم سے بے نیاز ہو جاؤ تمہیں ان کے مال و دولت کی طمع نہ رہے بلکہ تم ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرو۔ تمہارا عمل خالص اللہ کے لیے ہو نہ کہ نعمت کے لیے، حق تعالیٰ کے لیے ہو نہ کہ ملکیت کے لیے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے محض چھلکا ہے اور خالق تعالیٰ کے پاس مغز ہے''۔ [1]

آپ کے اس ارشاد سے پتا چلتا ہے کہ عمل میں اخلاص ہونا ضروری ہے اگر عمل میں اخلاص نہیں ہوگا تو وہ عمل کبھی بھی مقبول نہیں ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں۔

سچی توبہ:

مریدین کو توبہ کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''توبہ کرو، معذرت چاہو، نادم ہو اپنے دونوں رخساروں پر آنسو بہاؤ اللہ کے خوف سے رونا گناہوں کی آگ اور غضب الٰہی کی آگ کو بجھا دیتا ہے جب تم دل سے تائب ہو جاؤ گے تو سچی توبہ کا نور تمہارے چہرے کو منور کر دے گا''۔ [2]

توبہ ایسی چیز ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے اسی لیے اس ارشاد مبارک میں آپ مریدین کو

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

توبہ کی تلقین فرمارہے ہیں اورتوبہ بھی وہ جو سچی ہو یعنی صدق دل سے کی جائے جب آدمی صدق دل سے اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اس کا چہرہ اس توبہ کے نور سے روشن ومنور ہوجاتا ہے یعنی اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا چہرہ روشن ومنور ہو تو ہم پر لازم ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں سچی توبہ کریں۔

اولیاءاللہ:

اولیاءاللہ کے متعلق فرمایا ''ان کا معاملہ اپنے رب کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ کتاب وسنت میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اوراس کی تصدیق کرتے ہیں وہ قرآن کے پابند تھے اپنی حرکات وسکنات اورلین دین میں اس کے خلاف نہیں کرتے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کا دروازا کھلا دیکھا اس میں داخل ہوگئے غیر اللہ کا دروازہ بند پایا اس سے ہٹ گئے''۔[1]

صبرورضا:

صبرورضا کے بغیر کوئی انسان مرتبہ ولایت کو نہیں پاسکتا اس کے لیے آپ راہِ سلوک طے کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔''اگر بلاومصائب نہ ہوتے تو تمام آدمی زاہدوعابد بن جاتے لیکن انسانوں پر جب بلا آتی ہے تو صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اوراپنے رب کے دروازے سے دور ہوجاتے ہیں یادرکھو!!! جو صبر کے امتحان میں پورا نہ اترا وہ عطائے الٰہی سے محروم رہ گیا جب تم نے صبرورضا کو چھوڑ دیا تو تم اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے خارج ہوگئے''۔[2]

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۲۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

اس ارشاد میں آپ مریدین کو صبر کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لیے صبر کرنا لازم ہے اگر وہ اس راہ میں بے صبری کا مظاہرہ کریں گے تو کبھی بھی کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لیے آپ مریدین ومعتقدین کو مشکلات اور مصائب وآلام میں صبر کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔

دنیا:

لوگوں کو دنیا کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''دنیا انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے اور انسان اللہ کے لیے تخلیق کیا گیا ہے دنیا کو ہاتھ میں رکھنا جائز ہے جیب میں رکھنا جائز نہیں اس کا کسی سبب سے نیک نیتی کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے لیکن دنیا کو قلب میں رکھنا جائز نہیں اس کا دروازے پر کھڑا رہنا جائز ہے اس میں تمہاری کچھ عزت نہیں جب یہ بندہ اپنے وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے تو گویا وہ محو ہے''۔ [۱]

آپ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہے اس کے عجائبات کا مشاہدہ کرے کیونکہ دنیا انسان ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے لیکن اسے دل میں نہ رکھے اگر دنیا کو دل میں رکھے گا تو اسی کا ہو کر رہ جائے گا لیکن اگر دل میں نہیں رکھے گا تو بہت آسانی سے اس سے بچ سکتا ہے دل میں صرف رب کی یاد ہو۔

رخصت اور عزیمت:

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ عزیمت کی راہ اختیار کرنے والے

۱۔ الفتح الربانی عربی اردو ص ۵۱۔

تھے آپ نے ہمیشہ رخصت کوترک کر کے عزیمت کو اختیار کیا اور اپنے مریدین کو بھی یہی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کو نصیحت کرنے کا جذبہ ڈال دیا اور اسے میری زندگی کا مقصد بنا دیا۔ اے لوگو! رخصت کی تلاش سے گریز کرو۔ عزیمت کی راہ مردوں کی ہے کیونکہ وہ انتہائی کٹھن اور تلخ ہے اور رخصت عورتوں اور بچوں کے لیے ہے کیونکہ وہ انتہائی آسان ہے"۔ ا

درباری اور سرکاری علماء ومشائخ کو تنبیہ:

ہر دور میں علماء ومشائخ کا ایک گروہ ایسا رہا ہے جو حکومت وقت کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کی چاپلوسی کر کے اپنے مفادات کو حاصل کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دین سے کوئی سروکار نہیں وہ صرف حرص وہوس کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کا مطمع نظر صرف اور صرف حکومت وقت کی تعریف کر کے دولت اور عہدہ ومنصب کو حاصل کرنا ہوتا ہے ایسے ہی درباری اور سرکاری علماء ومشائخ کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: "اے علم وعمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان سے کیا نسبت۔ اے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک رہے گا؟ اے عالمو! اور اے زاہدو! شاہان سلاطین کے لیے کب تک منافق بنے رہو گے کہ ان سے دنیا کا زر و مال اور اس کی شہوات اور لذات لیتے رہو گے۔ تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہو"۔ ۲

ا۔ الفتح الربانی ص ۲۲۰۔

۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ایک دوسرے موقع پر اسی طبقہ کے ایک فرد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری حرص نے تمہیں ظالموں کی خدمت گاری اور حرام کھانے پر آمادہ کر دیا تم کب تک حرام کھاتے رہو گے اور دنیا کے ان ظالم بادشاہوں کے خدمت گار بنے رہو گے۔ تم جن کی خدمت میں لگے ہوئے ہو ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائے گی اور تمہیں حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑے گا جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں"۔ [1]

داعیانِ حق کے لیے ہدایت:

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہیں جس طرح نبی کریم ﷺ اپنے کسی صحابی کو تبلیغِ دین کے لیے بھیجتے تو نصیحت فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ جب اپنے کسی مرید کو مبلغ بنا کر بھیجتے تو اسے ہدایات اور نصیحتیں کر کے پھر روانہ فرماتے۔ ذیل میں وہی ہدایات پیش کی جا رہی ہیں۔ جب آپ کسی خادم یا مرید کو داعی حق مقرر فرما کر کسی خاص علاقہ کی جانب روانہ کرتے تو یہ ہدایت کرتے۔

۱۔ حکام اور امراء کی ملازمت نہ کرنا۔

۲۔ کسی امیر سے وظیفہ قبول نہ کرنا۔

۳۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھا۔

۴۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کا دامن مضبوطی سے پکڑنا۔

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۵۔شریعت کی حدود سے کبھی تجاوز نہ کرنا۔

۶۔سادہ زندگی کو اپنا شعار بنانا۔

۷۔غرور و تکبر کے نزدیک نہ بھٹکنا۔

۸۔تبلیغ حق میں کسی مصیبت یا رکاوٹ سے دل برداشتہ نہ ہونا۔

۹۔وقت کی پابندی کرنا۔

۱۰۔غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرنا۔

۱۱۔دنیاوی عزت اور نمود و نمائش سے پرہیز کرنا۔ [۱]

اللہ تعالیٰ کا مہمان:

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہر قول میں قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ کی جھلک نظر آتی ہے۔ملاحظہ فرمایئے:

''اے بیٹے! ذکر کی برکت سے تمہارا قلب قربِ خداوندی کی سعادت حاصل کرے گا اور اللہ کریم تمہیں اپنے قرب کے گھر میں داخل کر لے گا اور تم اس کے مہمان ہو جائے گے۔مہمان کی عزت کی جاتی ہے خصوصاً اس کی جو بادشاہ کا مہمان ہو۔

یہی وہ بشارت عظمیٰ ہے جو بار بار اپنے کلام پاک میں صدیوں پہلے دہرا چکا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ (الخ)

ترجمہ:بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے (سورۂ کہف)

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

خسارے کی تجارت:

آپ نے ایک وعظ میں دنیاداروں کوللکارتے ہوئے فرمایا:

''اے منافقو! کلام نبوت سنو! اے آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کرنے والو! اے حق کومخلوق کے عوض فروخت کرنے والو! اے باقی کو فانی کے عوض بیچنے والو! تمہارا بیوپار سراسر خسارا! تمہارا سرمایہ برباد! افسوس تم پر تم اللہ کے غضب کا ہدف بن رہے ہو۔

اس کلام مبارک میں اس آیت مبارکہ کی روح بول ہی ہے۔ جس میں ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْ مِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَا لِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔(سورۂ صف)

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں بتادوں وہ تجارت جوتمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔[1]

ظاہر و باطن کی صفائی:

اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے مزین کرو اور اپنے باطن کو مخلوقات سے پاک کرو ان کے دروازے بند کردو ان کو اپنے دل سے اس طرح نکال پھینکو کہ گویا مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی ان کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھو تم قالب کی زینت میں مشغول اور قلب کی زینت سے

ا۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

غافل ہے۔قلب کی زینت توحید، اخلاص اور اللہ سے وابستہ ہونے سے ہوتی ہے۔ [1]
آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہر انسان کا ظاہر و باطن پاک ہونا چاہیے۔اس میں گناہوں کی آلودگی نہیں ہونی چاہیے نیز یہ کہ قالب کی زینت کے بجائے قلب کی زینت پر توجہ دینی چاہیے کیونکہ جو قلب کی صفائی اور اس کی زینت پر توجہ دیتا ہے وہی کامیاب ہے۔ [2]

صبر کی تلقین:

ایک دن مجلس واعظ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
خدا کے ساتھ صبر کرو، اس کی تقدیر پر راضی رہو تمہیں کیا خبر کہ اس بلا کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی اور بات پیدا کر دے۔ جب تم صبر کرو گے تو اللہ تم پر بلا کا بوجھ ہلکا کر دے گا اور تمہارے لیے ایسے حالات پیدا کر دے گا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں اور تم بھی پسند کرو گے اور اگر تم بے صبری کرو گے اور تقدیر پر معترض ہو گے تو تم پر بلا کو بھاری کر دے گا تمہارے اعتراض کی وجہ سے عذاب کو زیادہ کر دے گا۔ اے لوگو! تم پر اس لیے بلا اترتی ہے کہ تم اللہ پر اعتراض کرتے ہو اور اس سے جھگڑتے ہو۔
اس ارشادِ گرامی میں آپ مریدین کو اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ [3]

ابرارا کی تعریف:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر ابرار کا ذکر فرمایا گیا ہے مثلاً ایک دعا میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔۔۲۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۳۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

وتوفنامع الابرار ۔(آل عمران)

ترجمہ:اے ہمارے رب! نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ (بالخیر) فرما۔

اسی رکوع میں دوسری جگہ ارشاد ہے:

ماعندالله خیر اللابرار.

اللہ کے ہاں جو نعمتیں ہیں (وہ دنیوی نعمتوں کے مقابلے میں بہترین ہیں) نیکوکاروں کے لیےاور دیکھئے ابرار کا مقام آخرت میں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْراً . (الدھر آیت۵)

ترجمہ:بےشک نیک پائیں گےاس جام سےجس کی ملونی کافور ہےوہ کافور کیاایک چشمہ ہے

حضرت شیخ اپنے کلام میں ابرار کی پہچان بتاتے ہیں:

الابرار بالنهار فی مصائح الخلق والعیال و باللیل فی خدمة ربهم عزوجل والخلوة معه

نیکوکار لوگ دن کے وقت اللہ کی مخلوق اور اپنے اہل وعیال کی مصلحتوں میں مشغول رہتے ہیں اور رات بھر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی خدمت اور اس کے ساتھ تنہائی میں۔

یعنی وہ ترک دنیا اور غرق کی افراط وتفریط سے بچ کر اعتدال وتوسط کی راہ اختیار کرتے ہیں۔یہی انبیاء کا طریقہ ہے جیسا کہ سورۂ مزمل کے آغاز میں ارشاد ہے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلاً وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلاً

ترجمہ: بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ [1]

تعریف سے بے نیازی:

اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندے تو تعریف و تحسین نہیں چاہتے بلکہ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ وہ نام و نمود سے بالاتر ہو کر صرف اس کی رضا کے لیے کام کرتے ہیں۔ عوام تو خیر عوام ہی ہوتی ہے خواص میں بھی بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی تعریف سننے کے شائق نہ ہوں۔ شیخ کا مقام اس سے بہت بلند ہے وہ اپنی تعلیم پر عمل چاہتے ہیں تحسین نہیں چاہتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''جو کچھ کہتا ہوں اسے دل کے کانوں سے سنو اور یاد رکھو اور اس پر عمل کرو میں حق کہتا ہوں حق کی طرف سے کہتا ہوں میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم میرا وعظ سن کر میری تعریف کرو کہ آپ نے خوب بیان کیا بلکہ تم اپنے دل کی زبان سے خوبی بیان کا اعتراف کرو اور میرے کہنے پر عمل کرو اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو یہاں تک کہ میں تمہارے اخلاص کو دیکھ کر بول اُٹھوں۔ شاباش! تم بہت ٹھیک کر رہے ہو''۔ [2]

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی دعا:

حضرت شیخ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور عرض کر رہے ہیں:

اللّٰھم ردنا الیک واوقفنا علی بابک ۔۔۔۔(الخ)

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

اے اللہ! ہمیں اپنی طرف لوٹا دے اور اپنے دروازے پر کھڑا رکھ۔ ہمیں اپنا بنا لے اپنی خدمت و رفاقت و رضا میں رکھ۔ ہمارا لین دین سب تیرے لیے ہو۔ ہمارے باطن کو اپنے غیر سے پاک کر دے۔ جس جگہ سے تو نے ہمیں روک دیا ہے وہاں ہم تجھ کو نہ دیکھیں اور جہاں حاضر باشی کا حکم دیا ہے ہم وہاں سے غیر حاضر نہ ہوں۔ ہمارے ظاہر کو اپنی نافرمانی اور باطن کو شرک سے بچا۔ ہم کو ہمارے نفس کی غلامی سے چھڑا کر اپنی تحویل میں لے لے۔ ہمیں سرتاپا اپنا بنا لے۔ ہم تیرے ساتھ ہو کر غیر سے بے نیاز ہو جائیں ہم تیری طرف سے غافل نہ ہونے پائیں ہمیں اطاعت اور مناجات کی توفیق دے ہمارے دلوں کو اور ہمارے باطن کو اپنے قرب کی لذت سے نواز دے۔ ہم کو اپنی بندگی سے ایسا قریب کر لے جیسا کہ تو نے آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کو متصل کر دیا ہے۔ [1]

مرشد کے خصائل:

آج کل بہت سے نااہل اپنے آپ کو شیخ طریقت کہلواتے ہیں اور پیر کامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں مرشد کامل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ شریعت و طریقت سے نابلد ہوتے ہیں اور جو شخص شریعت و طریقت سے نابلد ہو وہ کبھی بھی شیخِ طریقت نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے غوث پاک رضی اللہ عنہ نے مرشد کے خصائل بیان فرما دیئے کہ جس میں یہ خصائل ہوں گے وہ مرشد کہلانے کا مستحق ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو مرشد پانچ خصائل سے محروم ہو وہ مرشد نہیں شیطان ہے۔

ا۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۱۔ مرشد کو شریعت حقہ کا عالم اور ماہر ہونا چاہیے۔

۲۔ رمز شناس معرفت ہونا چاہیے۔

۳۔ با اخلاق اور مہمان نواز ہونا چاہیے۔

۴۔ غریبوں کے ساتھ سراپا انکسار بن کر پیش آنا چاہیے۔

۵۔ مریدوں کی روحانی تربیت کی صلاحیت رکھتا ہو اور خود کو ریا، حسد، طمع، خود پسندی غفلت اور عیش و نعم سے دور رکھنے کا حوصلہ رکھتا ہو"۔ [۱]

لوگوں سے نہ مانگو:

"جو شخص لوگوں سے مانگتا ہے وہ اس لیے لوگوں سے مانگتا ہے کہ وہ خدائے پاک سے جاہل ہے اور اس کا ایمان اور معرفت و یقین دولت ہے اور صبر کم ہے اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے وہ اس لیے بچتا ہے کہ خدا کے ساتھ اس کا علم وافر ہے اور اس کا ایمان و یقین محکم ہے اور اپنے رب کے ساتھ اس کی ہر وقت پہچان زیادہ ہے اور اس لیے کہ وہ اللہ عزوجل سے شرماتا ہے"۔

اس ارشادِ گرامی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اپنے ہی جیسے لوگوں سے نہیں مانگنا چاہیے اور نہ ان کے سامنے ہاتھ پھیلانا چاہیے بلکہ اپنے رب سے مانگے اس سے طلب کرے اور اسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرے جو اللہ سے مانگتا ہے اُسے کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ [۲]

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

محبت رسول ﷺ:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ محبت رسول ﷺ کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:
اے بیٹے! قرآن پر عمل کرو کہ یہ تمہیں اس کی منزل کا واقف بنا دے گا اور حدیث پر عمل کرو کہ یہ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے شناسا کرے گی۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی محبت ہی قوم کے دلوں کو خوشبودار اور معطر بناتی ہے۔ وہی ان کے اسرار کو برگزیدہ کرتی اور زینت بخشتی ہے وہی ان کے لیے قربِ الٰہی کا دروزاہ کھولتی ہے وہی دلوں اور باطنوں اور خدائے عزوجل کے درمیان سفیر ہے۔ جس وقت تم ان کی طرف ایک قدم بڑھاؤ گے ان کی خوشنودی کے حقدار بنو گے۔ جس کو یہ حال نصیب ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ [1]

رزق حلال:

حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یاطالب الدنیا بنفاقه افتح بدک فما تری فیها شیئًا وتلک زهدت فی الکسب وقعد تا تاکل اموال الناس بد نیک الکسب صنعة الانبیآء جمیعهم ومامنهم الامن له صنعة وفی الاخیراخذ وامن الخلق باذن الحق عزوجل یاسکران بخمر الدنیا وشهوا تها هوسا تما عنقریب تصعوا وانت فی لحدک .

"اے منافقت پیشہ! اے طالب دنیا! اپنی مٹھی کھول کر دیکھو اس میں تم کچھ نہیں پاؤ گے تم پر افسوس تم نے کسب حلال کی قدر نہ سمجھی اور دین فروخت کر کے لوگوں کے مال کھانے پر قانع

ا۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ہو گئے۔تمام انبیاء محنت سے رزق حلال حاصل کرتے تھے۔ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس نے کوئی پیشہ اختیار نہ کیا ہو یا جو کچھ نہ کچھ پیشہ نہ کرتا ہو۔البتہ آخر میں تبلیغی ضرورتوں کے لیے اللہ کے حکم سے انہوں نے مخلوق سے کچھ وصول کیا۔اے دنیا کی شراب،شہوات اور لالچ میں مدہوش انسان!عنقریب تمہیں ہوش آجائے گا اور اس وقت تم اپنی قبر میں پڑے ہو گے''۔[1]

قلب کی حفاظت:

حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆اپنے دل کے دروازے کے خود ہی نگہبان بن جاؤ،جس کے داخل ہونے کا خدا حکم دے اسے جانے دو جسے منع کرے اسے ہرگز نہ جانے دو۔

☆خواہشات کی زیادتی سے اجتناب کرو۔

☆کسی منصب و کیفیت اور حالت کو مستقل نہ سمجھ لینا کیونکہ تبدیلی اور تغیر سے مفر نہیں۔

☆نہ کسی سے یاری کرنے میں جلد بازی سے کام لو نہ دشمنی میں۔[2]

سخاوت:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اگر ساری دنیا کی دولت میرے قبضہ میں ہو تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں۔لوگوں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری ہتھیلی میں سوراخ ہے کوئی چیز اس میں ٹھہرتی نہیں اگر ہزار دینار میرے پاس آئیں تو رات نہ گزرنے پائے''۔[3]

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔۔۔۲۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۳۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

مریدین کو نصیحت:

ایک مرتبہ وعظ و تلقین کرتے ہوئے حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرمایا:

☆ خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

☆ بدعتوں سے اپنا دامن بچاؤ۔

☆ صبر کرنا اپنی عادت بنالو۔

☆ تکلیف اور مصیبت کے عالم میں مایوس نہ ہو جاؤ کہ ہر مصیبت کے بعد راحت آتی ہے

☆ ذکر الٰہی پر جمع ہو جاؤ۔

☆ توبہ سے گناہ کو دھو ڈالو۔

☆ آپ ﷺ کی چوکھٹ سے ہٹنے کا کبھی خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ [1]

حضرت حیّائی علیہ الرحمہ:

آپ کے ہمعصر مشہور بزرگ حضرت حیّائی علیہ الرحمہ جو خود اپنا بلند مقام رکھتے ہیں کہتے ہیں:

''مجھ سے حضرت شیخ نے ایک روز فرمایا کہ میری تمنا ہوتی ہے کہ زمانۂ سابق کی طرح صحراؤں اور جنگلوں میں رہوں نہ مخلوق مجھے دیکھے اور نہ میں اس کو دیکھوں لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا نفع منظور ہے میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہودی اور عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں عیاروں اور جرائم پیشہ لوگوں میں سے ایک لاکھ سے زائد توبہ کر چکے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے''۔ [2]

ا۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ہوس:

تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری حرس نے تمہیں ظالموں کی خدمت گاری اور حرام خوری پر آمادہ کر دیا تم کب تک حرام کھاتے اور دنیا کے ان (ظالم) بادشاہوں کے خدمت گزار بنے رہو گے جن کی خدمت میں لگے ہوئے ہو۔ ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائے گی اور تمہیں حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑے گا جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں۔[1]

ہر ایک کی آرزو پوری ہوگی:

ایک دن حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس بابرکت میں مندرجہ ذیل اصحاب موجود تھے۔

۱۔ شیخ ابوالسعود بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ شیخ محمد بن قائد ادانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ شیخ ابوالقاسم عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ شیخ ابومحمد حسن فارسی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ شیخ ابوحفص عمر غزال رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ شیخ خلیل بن احمد صرصری رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ شیخ ابوالبرکات علی بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

۹۔شیخ ابن المحضر ی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔شیخ ابوعبداللہ بن الوزیرعون الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ابوالفتوح عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ابوالقاسم علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ رحمۃ اللہ علیہ

اثنائے گفتگو آپ کا جذبہ سخاوت جوش میں آیا اور آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا مانگو جو مانگنا ہے سب نے اپنی اپنی تمنائیں بیان فرمائیں سب کی تمنائیں سن کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

ترجمہ: ہم سب کو مدد دیتے ہیں اُن کو بھی اوران کو بھی تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۰)

سب کی تمنائیں برآئیں اور ہرایک کی آرزو پوری ہوگئی۔[۱]

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور تعلیم شریعت:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ توحید خالص، اتباع رسول، اقامت دین اوراحیائے اسلام کے علمبردار تھے۔اس لیے آپ کی تمام تعلیمات شریعت، کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کے محور گھومتی ہیں۔اس کے سوا آپ کی تعلیمات شریعت سے

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ہٹ کر کچھ اور ڈھونڈ نا عبث ہے آپ کے تمام ارشادات کا ماخذ قرآن حکیم اور سنت نبوی ہے اور انہی کی روشنی میں آپ نے مخلوق خدا کو شریعت کی تعلیم دی اور اس کی تفصیل آپ کی معرکۃ الآراء کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں موجود ہے۔[1]

توحید خالص:

''نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اس کی بندگی کرو اور اس کے در سے منہ نہ پھیرو، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ'' تمام مخلوق سے اللہ تعالیٰ حساب لے گا مگر جس شخص نے خدا کے ساتھ شریک بنایا اس سے حساب نہیں کیا جائے گا اور اسے سیدھا دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا''۔

اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کو امام بناؤ اس پر غور وخوص کیا کرو اور احکام الٰہی پر عمل کرو۔[2]

تقدیر الٰہی:

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ازل میں تمہارے لیے مقدر کر دیا ہے۔ خواہ وہ نفع ہو یا ضرر، آرام ہو یا سختی، آسانی ہو یا تنگی ہر حال میں تمہیں ضرور پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، مصائب پر صبر کرو اور دکھ سکھ ہر حال میں اس کا شکر ادا کرو۔[3]

اتباع رسول ﷺ:

ہمیشہ رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلو اور آپ ﷺ کی اتباع میں کوئی کمی نہ کرو۔

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔ ۔ ۔ ۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۳۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ اے نبی! تم ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اور اللہ کا یہ بھی حکم ہے کہ جو کچھ تم کو رسول کریم ﷺ دیں وہ لو اور جس سے منع کریں اس سے پرہیز کرو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی ہر حال میں پیروی کرو۔ [1]

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا طریقت و تصوف:

قربِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہشمند کو چاہیے کہ فرض کی ادائیگی کے بعد ان اذکار و اشغال میں مصروف ہو جن کی وہ طاقت رکھتا ہے اور ہر لحظہ یہ خیال کرے کہ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، دوڑنا، بھاگنا، رونا، ہنسنا غرض ہر قول اللہ کے لیے ہے۔اس کا نتیجہ محبت الٰہی ہے اور محبت الٰہی حاصل ہو جائے تو انسان کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ [2]

افضل الذکر:

تمام اذکار سے افضل اور بہتر لا الہ الا اللّٰہ کا ذکر ہے جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے اس کا وردروزانہ صبح، عشاء اور تہجد کی نمازوں کے بعد کرے۔ [3]

اسم اعظم:

اسم اعظم ''اللہ'' ہی ہے اس کا اثر البتہ اس وقت ہوتا ہے جب پڑھنے والے کے دل میں

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔۔۔۲۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۳۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

سوائے اللہ کے کچھ نہ ہو۔ عارف کا بسم اللہ کہنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا کُــــن کہنا۔ اسم اعظم کے اثر سے دنیا کی ہر مصیبت دور ہو جاتی ہے اور ہر آرزو پوری ہو جاتی ہے۔ [1]

صوفی کی تعریف:

ویلک تدعی انک صوفی وانت کدر الصوفی من صفا باطنه وظاهره باطاعة کتاب اللّٰه عزوجل و سنة رسوله(الخ) اساس الخیر متابعة النبیﷺ فی قوله وفعله .

تم پر افسوس کہ دعویٰ تو یہ کرتے ہو کہ تم صوفی ہو اور تم سراپا کدورت ہو۔ صوفی وہ ہے جس کا ظاہر و باطن کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تابعداری کی وجہ سے صاف ہو جائے بس جوں جوں اس کی صفائی بڑھے گی وہ اپنی ہستی کے سمندر سے نکلتا اور صفائی قلب کے سبب اپنے ارادہ واختیار کو چھوڑتا جائے گا خیر کی جڑ نبی کریمﷺ کی اتباع ہے قول وفعل میں۔ [2]

اے منافقو!:

تم رمضان میں اپنے نفسوں کو پانی پینے سے روکتے ہو اور جب افطار کا وقت آتا ہے تو مسلمانوں کے خون سے افطار کرتے ہو اور ان پر ظلم کر کے جو مال حاصل کیا اس کو نگلتے ہو۔ اے لوگو! افسوس کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں اور پھر دعویٰ یہ کرتے ہو کہ ہم مومن ہیں تمہارا ایمان صحیح نہیں۔ دیکھو ہمارے نبیﷺ اپنے ہاتھ سے سائل کو دیا کرتے تھے اور اپنی اونٹنی کو چارہ ڈالتے اور اس کا دودھ دوہتے اور اپنا کرتا سی لیا کرتے تھے تم ان

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔۔۔۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

کی متابعت کا دعویٰ کیسے کرتے ہو حالانکہ اقوال و افعال میں ان کی مخالفت کر رہے ہو۔ ۱

خیر خواہی:

''مومن ہمیشہ اپنے مومن بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے''۔ پاک ذات ہے جس نے میرے قلب میں مخلوق کی خیر خواہی ڈالی اور اس کو میرا مقصود اعظم بنایا۔ میں خیر خواہ ہوں اور اس پر معاوضہ نہیں چاہتا۔ میری اجرت مجھ کو میرے رب کے پاس سے مل چکی ہے۔ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں نہ میں بندہ ہوں دنیا کا، نہ آخرت کا اور نہ ماسویٰ اللہ کا۔ میں صرف خالق یکتا و یگانہ وقدیم کو پوجتا ہوں۔ تمہاری فلاح میں میری خوشی ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم! میں کسی سچے مرید کا منہ دیکھ پاتا ہوں جو میرے ہاتھوں پر کامیاب ہوا تو سیراب و مسرور ہو جاتا ہوں۔ اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے جس کے پاس توحید و اخلاص نہیں اس کے پاس کوئی عمل نہیں۔ ۲

مقام قربِ الٰہی کی ابتداء و انتہا:

آپ فرماتے ہیں کہ قربِ الٰہی حاصل کرنے کی ایک ابتداء ہے اور ایک انتہا ابتداء یہ ہے کہ پرہیزگاری اختیار کرے خدا کے محرمات سے بچے اور اس کے مکروہات سے رُکے اور انتہا یہ ہے کہ اللہ کی رضا و تسلیم و توکل اختیار کرے۔ ۳

فرائض وسنن ونوافل کے مدارج:

مقالہ کا مضمون یہ ہے کہ اولیت و فوقیت فرائض کو ہے۔ اس کے بعد سنن مؤکدہ اور دیگر

۱۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔۔۔۲۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔
۳۔ رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

سنن کو اور اس کے بعد نوافل کو۔ جب تک فرائض پوری طرح ادا نہ ہو جائیں سنن میں مشغول ہونا اور جب تک سنن اچھی طرح ادا نہ ہو جائیں نوافل میں مصروف ہونا حماقت ورعونت ہے۔

ایک واعظ میں آپ فرماتے ہیں: میں وصیت کرتا ہوں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور اس کی اطاعت کی، ظاہر شریعت کے لازم پکڑنے کی اور دل کے شک وشبہ، حسد و کینہ وغیرہ سے سلامتی کی اور جواں مردی اور خندہ روئی کی اور جس چیز کا خرچ کرنا ضروری ہے اس کے خرچ کرنے کی۔ مخلوق اور دنیا سے باز رہنے اور ایذا کے تحمل و برداشت کی اور فقیری و ناداری کے سہارے کی اور مشائخ کی حرمتوں کے تحفظ کی اور اپنے بھائیوں و برابر والوں کے ساتھ حسن معاشرہ کی اور چھوٹوں کی خیرا خواہی کی اور آپس میں جھگڑا چھوڑنے کی اور دوسروں کو اپنی جان و مفاد پر ترجیح دینے کی، ایثار نفس کی اور میں وصیت کرتا ہوں مال کے ذخیرہ کرنے سے الگ رہنے کی جو حق کی جماعت سے نہیں ہیں اور آپس میں دین و دنیا کے امور میں امداد باہمی اور تعاون کرنے کی اور فقیر کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے جیسے کا محتاج نہ بنے اور غنی کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے جیسے سے بے نیاز ہو جائے اور تصوف فعل و قال سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ بھوک، ریاضت، نفس کی خواہش کے چھوڑنے سے حاصل ہوتا ہے۔[1]

☆ ☆ ☆

۱۔رسالہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر۔

ولی کی صفات

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ولی میں ۱۲ صفات کا ہونا لازمی ہے۔

۱۔ عیب پوش ہو۔

۲۔ رحم دل ہو۔ ۳۔ شفیق ہو۔

۴۔ رفیق ہو۔ ۵۔ حق پسند ہو۔

۶۔ حق گو ہو۔ ۷۔ نیکی کا مبلغ ہو۔

۸۔ برائیوں سے روکنے والا ہو۔ ۹۔ شب بیدار ہو۔

۱۰۔ عالم ہو۔ ۱۱۔ شجاع ہو۔

۱۲۔ غریب (ومسکین) پرور ہو یعنی ان کو کھانا کھلائے اور ان کی ضروریات پوری کرے۔

☆ ☆ ☆

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ۱۹ وصیتیں

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں:

۱۔اللہ سے ڈرتے رہنے کی۔ ۲۔اس کی اطاعت کی۔

۳۔شرح ظاہر کے لزوم کی۔ ۴۔سلامتی قلب کی۔

۵۔سخائے نفس کی۔ ۶۔بشاشت چہرہ کی۔

۷۔بذلِ مال کی۔ ۸۔اذیت رسائی سے باز رہنے کی۔

۹۔دوسروں کی ایذائیں برداشت کرنے کی۔

۱۰۔فقر کی۔ ۱۱۔مشائخ کے احترام کی۔

۱۲۔انسانوں کے ساتھ خوش رہنے کی۔

۱۳۔خورد کلاں کی خیرخواہی کی۔ ۱۴۔ترکِ خصومت کی۔

۱۵۔رفق برتنے کی۔ ۱۶۔ایثار کو لازم سمجھنے کی۔

۱۷۔ذخیرہ اندوزی سے مجانبت کی۔

۱۸۔کفار و مشرکین سے شیر و شکر نہ ہونے کی۔

۱۹۔دین و دنیا میں ایک دوسرے کی معاونت کی۔

(فتوح الغیب)

مشائخ دو قسم کے ہیں

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ایک شیخ شریعت، دوسرا شیخ طریقت۔

شیخ شریعت:

تمہیں مخلوق کے دروازے پر لے جائے گا۔ معاملات و مدارت اور اچھی زندگی کا طریقہ سکھائے گا۔

شیخ طریقت:

شیخ طریقت تمہیں خالق کے دروازے کا راستہ بتائے گا۔

ضرورت دونوں کی ہے ایک ہاتھ سے شیخ الحکم یعنی عالم شریعت کا دامن پکڑ و اور دوسرے ہاتھ سے عارف کا۔

دروازے دو ہیں:

جن میں داخل ہوئے بغیر چارہ نہیں۔

دروازہ مخلوق اور دروازہ خالق		دروازہ دنیا اور دروازہ آخرت

شیخ شریعت کے خادم بنو تا کہ وہ تمہیں شیخ طریقت تک پہنچا دے۔

☆ ☆ ☆

تصوف کیا ہے؟

۱۔فقیری کی حقیقت یہ ہے کہ تم ایسے کے محتاج نہ ہو جو تمہارے جیسا ہو۔
۲۔غنی ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ تم ایسے سے غنی رہو جو تمہارے جیسا ہو۔
۳۔تصوف وہ شے نہیں جو قیل وقال سے حاصل ہو سکے۔
۴۔تصوف حاصل ہوتا ہے بھوک سے اور مالوف مرغوب سے کٹے رہنے سے۔
۵۔تصوف کی بنیادیں آٹھ ہیں:

۱۔سخاوت	:	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے
۲۔رضائے الٰہی	:	سیدنا اسحٰق علیہ السلام کی صفت ہے
۳۔صبر	:	سیدنا ایوب علیہ السلام کی صفت ہے
۴۔اشارہ	:	سیدنا زکریا علیہ السلام کی صفت ہے
۵۔تجرد	:	سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی صفت ہے
۶۔صوف پوشی	:	سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے
۷۔سیاحت	:	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے
۸۔فقر	:	خاتم المرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی صفت ہے

قصیدہ غوثیہ کی فضیلت

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کے قصائد میں قصیدہ غوثیہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ قصیدہ آپ نے جذب کی کیفیت میں لکھا ہے اور اس میں بہت سے اسرار ورموز بیان فرمائے ہیں۔ اہل طریقت نے اس کے اشعار پرغور کیا اور اس سے بہت کچھ حاصل کیا۔ بزرگانِ دین نے فرمایا کہ ''اگر کوئی شخص حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی توجہ چاہے یا آپ کی زیارت سے مشرف ہونا چاہے تو اس قصیدے کو روزانہ عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے اگر یہ عمل چالیس روز تک کیا جائے تو ان شاءاللہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوگا'' یہ قصیدہ اگر مشکلات و پریشانیوں میں پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے پریشانیوں کو دور فرمادے گا۔اگر کوئی طالبِ صادق اسے روحانی ترقی ودرجات کی بلندی کے لیے پڑھے تو اسے ضرور روحانی ترقی حاصل ہوگی۔راہِ سلوک طے کرنے والا اگر اسے پابندی سے پڑھے تو اس کے لیے اس معاملے میں آسانیاں پیدا ہوں گی اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روحانی فیوض و برکات سے مستفید ہوگا۔ یہ قصیدہ کسی بھی نیک مقصد کے لیے پڑھا جاسکتا ہے۔اگر کسی خاص مقصد کے لیے گیارہ روز تک بعد نمازِ عشاء گیارہ مرتبہ پڑھا جائے اور اوّل آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں تو ان شاءاللہ وہ مقصد ضرور حاصل ہوگا۔اس قصیدے کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو طالبِ صادق بغیر کسی غرض سے اسے پڑھے گا تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روحانی تصرفات حاصل ہوں گے اور ہر حال میں ان کی مدد شامل حال ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْقَصِيْدَةُ الغَوْثِيَّه

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

عشق ومحبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ

فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ (یعنی میرے رنگ میں رنگ جاؤ) کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو کیونکہ ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَـرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ ٗبَـعْدِ سُکْرِیْ
وَلَانِـلْتُـمْ عُـلُـوِّیْ واتِّـصَـالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی لیکن میرے مرتبے اور قرب کو نہ پاسکے۔

مَـقَـامُـکُـمُ الْـعُـلٰـی جَمْعًا وَّ لٰکِنْ
مَقَـامِـیْ فَـوْقَـکُمْ مَّـازَالَ عَـالِیْ

اگر چہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

اَنَـافِـیْ حَـضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُـصَـرِّفُـنِـیْ وَحَسْبِـیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہِ قربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجے سے دوسرے درجے پر ترقی دیتا ہے) اور رب تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔

اَنَـاالْبَـازِیُّ اَشْهَـبُ کُـلِّ شَیْـخٍ
وَمَـنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

جس طرح باز اشہب (سیاہ سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔

کَسَـانِـیْ خِـلْـعَةً ٗبِـطِـرَازِعَـزْمٍ
وَتَـوَّ جَـنِـیْ بِتِیْـجَـانِ الْـکَمَـالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِىْ

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِىْ اِلَّا اَتَالِىْ

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں بلاشک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِىْ بِمَا يَاْتِىْ وَيَجْرِىْ
وَتُعْلِمُنِىْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِىْ

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکر کرامات! جھگڑے سے باز آ)

مُرِيْدِىْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّىْ
وَاِفْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید! سرشار عشقِ الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

مُرِيْدِىْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّىْ
عَطَانِىْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِىْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ بلندی عطا

فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُ وُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین وآسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْصَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قَطُبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

فَمِنْ فِیْ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

تو اولیاء اللہ میں سے کون میری مثل ہے اور کون میرے علم اور تصرف میں میرے حال کو پہنچا ہے۔

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

میرے مرید موسم گرما میں روزے رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ایک ولی کے لیے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدر کامل ہیں۔

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جد پاک ہیں انہی کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

اَنَــاالْـجِیْـلِـیُّ مُـحَـیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیُ
وَاَعْلَامِــیُ عَــلٰـی رَاْسِ الْـجِبَـالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے اور میرے (فیض وصداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

اَنَـاالْـحَسَـنِـیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیُ
وَاَقْـدَامِـیُ عَـلٰـی عُـنُـقِ الرِّجَـالِ

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْـدُ الْـقَــادِرِ الْـمَشْهُوْرُ اِسْمِیُ
وَجَـدِّی صَـاحِـبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبد القادر میرا مشہور ومعروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکارِ عالمیان ﷺ چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

تَــقَبَّــلْــنِــیُ وَلَا تَـرُدُدْ سُـؤَالِـیُ
اَغِثْـنِــیُ سَیِّـدِیُ اُنْـظُــرْبِحَـالِـیُ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رد نہ کیجئے میری فریاد رسی کیجئے میرے آقا میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

ماخذ و مراجع

۱۔اخبارالاخیار ____________ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

۲۔قلائدالجواہر ____________ شیخ محمد یحییٰ تادانی

۳۔سیدنا شیخ عبدالقادرالبغدادی کے علمی وفکری اثرات ____ ڈاکٹر جلال الدین نوری

۴۔بہجۃ الاسرار ____________ امام ابوالحسن الشطنونی الشافعی

۵۔نفحات الانس فارسی ________ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی علیہ الرحمہ

۶۔نزہت الخاطر الفاطر ____________ حضرت ملاعلی قاری علیہ الرحمہ

۷۔تحفہ قادریہ ____________ حضرت شاہ ابوالمعالی قادری علیہ الرحمہ

۸۔جامع کرامات اولیاء ________ حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمہ

۹۔سفینۃ الاولیاء ___ الشیخ اعبدالقادر جیلانی الامام الزاھد القدوۃ ڈاکٹر عبدالرازق الگیلانی

۱۰۔تذکرہ مشائخ قادریہ ____ محمد دین کلیم قادری۔ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۱۔الباز الاشہب۔سرکار غوث اعظم ____________ افتخار احمد حافظ قادری

۱۲۔غنیۃ الطالبین ____________ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دمشق

۱۳۔الفتح الربانی عربی ____________ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

۱۴۔فتوح الغیب ____________ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

۱۵۔طبقات الکبریٰ ____________ حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ

۱۶۔تفریح الخاطر

۱۷۔نفس المصدر

۱۸۔تاثر العارفین

۱۹۔رسالہ خاتونِ پاکستان غوث اعظم نمبر

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے

﴿ ہفتہ واری و ماہانہ روحانی تربیتی پروگرام ﴾

۱۔ ہر جمعرات کو رات ۱۰ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے۔

۲۔ ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ ختم خواجگان ہوتا ہے اس کے بعد درود شریف کا ختم اور مختصر نعت خوانی ہوتی ہے۔

۳۔ ہر اتوار کو عصر تا مغرب روحانی تربیتی نشست ہوتی ہے۔

۴۔ ہر چاند کی پہلی جمعرات کو درگاہ شریف میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔ جس میں آیتِ کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے پھر رات ۴ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے اور حضرت فخر المشائخ اپنے مخصوص انداز میں دعا فرماتے ہیں۔

۵۔ ہر مہینے چاند کی ۱۳ رتاریخ کو بعد نمازِ مغرب تا عشاء حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل نعت ہوتی ہے۔

۶۔ ہر مہینے چاند کی ۱۷ رتاریخ کو رات ۱۰ بجے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل سماع ہوتی ہے۔

۷۔ ہر مہینے کی ۲۷ رتاریخ کو رات ۱۰ بجے بانیِ سلسلہ اشرفیہ غوث العالم تارک السطنت، محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفلِ سماع ہوتی ہے۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی
کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے
﴿ سالانہ روحانی تربیتی پروگرام ﴾

۱۔ شبِ عاشورہ:

۹/محرم الحرام کی رات شب بیداری ہوتی ہے۔

۲۔ شبِ میلاد:

۱۱/ربیع الاوّل کی رات کو حضور ﷺ کے میلاد کے سلسلے میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر ابوالمکرّم سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی خصوصی بیان فرماتے ہیں۔

۳۔ شبِ معراج:

۲۶/رجب المرجب کی رات کو محفل نعت و بیان بسلسلہ شبِ معراج منعقد ہوتا ہے۔

۴۔ شبِ برأت:

۱۴/شعبان المعظم کی رات روحانی اجتماع ذکر حلقہ اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔

۵۔ ختم قرآن:

۲۰/رمضان المبارک کی رات کو تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔

۶۔ شب قدر:

۲۶/رمضان المبارک کی رات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں آخری پارے کی تلاوت حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی فرماتے ہیں اس کے بعد خصوصی دعا ہوتی ہے۔